REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS FOR INDIA AT NO. R.N 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP. 3

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

جلد ۲۹

شمارہ ۲۸

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائبین: جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

ہفت روزہ بدر قادیان

شرح چندہ
سالانہ ۲۰ روپے
ششماہی ۱۰ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۵۰ روپے
فی پرچہ ۴۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516.

۲۶ شعبان ۱۴۰۰ ہجری　۱۰ وفا ۱۳۵۹ ہش　۱۰ جولائی ۱۹۸۰ عیسوی

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۷ وفا (جولائی) سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں درج شدہ مورخہ ۲۶ احسان (جون) کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے الحمد للہ

الفضل ہی کی اطلاع کے مطابق حضور پر نور اسی روز بیرونی ممالک کے سفر کے لئے ربوہ سے روانہ ہو چکے ہیں تفصیلی رپورٹ کا انتظار ہے۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی' اس بابرکت سفر کی نمایاں کامیابی اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۷ وفا (جولائی) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع محترمہ بیگم صاحبہ تا حال ربوہ میں تشریف فرما ہیں ۱۲ وفا (جولائی) تک واپسی کی توقع ہے اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا حافظ و ناصر رہے اور بخیر و عافیت دار الامان میں واپس لائے آمین ★ مقامی طور پر جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں الحمد للہ

روزے انسان میں خدا تعالیٰ کو دیکھنے کی قابلیت پیدا کرتے ہیں

رمضان کے مبارک مہینے کی قدر کرو اور ان ایام سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھاؤ

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ رمضان کی برکات اور روزوں کے فوائد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"دنیا میں انسان پر جو ابتلاء آتے ہیں وہ دو قسم کے ہوتے ہیں ایک ابتلاء وہ ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے اور ایک ابتلاء وہ ہوتا ہے جو بندہ اپنے لئے خود پیدا کر لیتا ہے ان ابتلاؤں سے اللہ تعالیٰ کی غرض انسان کو روحانی گندگیوں سے صاف کرنا ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ یہ دونوں قسم کے ابتلاء انسان پر آتے ہیں ایک ابتلاء مومن اپنے لئے خود تلاش کرتا ہے مثلاً سردیوں میں جب دوسرے لوگ سو رہے ہوتے ہیں تو وہ نماز کے لئے اٹھتا ہے ٹھنڈے پانی سے وضو کرتا ہے بلکہ بعض دفعہ ٹھنڈے پانی سے اسے غسل بھی کرنا پڑتا ہے یہ بھی ایک قسم کا ابتلاء ہے جو مومن اپنے ہاتھ سے لاتا ہے اور جب مومن اپنے ہاتھ سے ابتلاء لاتا رہتا ہے تو خدا تعالیٰ اپنا ابتلاء چھوڑ دیتا ہے۔ روزوں کے متعلق خدا تعالیٰ نے یہی اصول مقرر فرمایا ہے بموجب خود ابتلاء سے آتا ہے یعنی وہ اپنی کسی غلطی سے بیمار ہو جاتا ہے تو اس وقت خدا تعالیٰ اسے روزے معاف کر دیتا ہے اور کہتا ہے کہ روزے بعد میں رکھ لینا لیکن ان حالات کے سوا سال بھر کے زہروں کو دور کرنے کیلئے رمضان میں روزے رکھنا ایک مومن کے لئے نہایت ضروری ہے اگر زہر زیادہ ہو جائیں تو وہ اس کے لئے ہلاکت کا موجب ہونگے جو شخص سال بھر بھی رمضان کے روزے نہ رکھے اور دوسرے سال کے روزے آجائیں اس کے اندر دو سال کا زہر پیدا ہو جائے گا اور اگر وہ تین سال کے روزے نہ رکھے تو اس کے اندر تین سال کا زہر جمع ہو جائے گا جو اس کے لئے یقیناً مہلک ثابت ہوگا اور اس کے اندر ایسی سختی اور نابینائی پیدا ہو جائے گی کہ خدا تعالیٰ بھی اس کے سامنے آئے تو وہ اسے نہیں پہچان سکے گا جیسے کسی شخص کی آنکھیں ماری جائیں تو وہ اپنے عزیزوں کو بھی خواہ وہ سامنے کھڑے ہوں نہیں پہچان سکتا بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم روزے رکھ کر خدا تعالیٰ پر احسان کرتے ہیں حالانکہ اس سے زیادہ بیوقوفی اور کوئی نہیں جو شخص ڈاکٹر کے فصد کھولنے پر خیال کرے کہ اس نے خون دے کر ڈاکٹر پر احسان کیا ہے یا ڈاکٹر اسے جلاب دے اور وہ یہ خیال کرے کہ اس نے جلاب لے کر ڈاکٹر پر احسان کیا ہے یا وہ اسے کونین کھلائے اور وہ خیال کرے کہ اس نے کونین کھا کر ڈاکٹر پر احسان کیا ہے اس سے زیادہ احمق کون ہوگا۔ علاج خواہ تلخ ہی کیوں نہ ہو وہ بہر حال معالج کا مریض پر احسان ہے اسی طرح نماز کے لئے خواہ ہمیں سردیوں میں ٹھنڈے پانی سے وضو کرنا پڑے بہر حال اللہ تعالیٰ کا یہ ہم پر احسان ہے کیونکہ اس سے روحانی زہروں کو دور کر کے خدا تعالیٰ کو دیکھنے کی قابلیت پیدا ہوتی ہے اسی طرح رمضان میں جب کوئی بھوکا رہتا ہے تو وہ خدا تعالیٰ پر احسان نہیں کرتا بلکہ خدا تعالیٰ کا احسان ہوتا ہے کہ اس نے اسے روحانی گندگیوں کو دور کرنے کا موقعہ بہم پہنچایا کیا ڈاکٹر مریض کو بھوکا نہیں رکھتے؟ جب کسی شخص کا جگر خراب ہو جاتا ہے یا معدہ اور انتڑیاں خراب ہو جاتی ہیں تو ڈاکٹر اسے آٹھ آٹھ دس دس دن کا فاقہ دیتے ہیں لیکن کوئی شخص نہیں کہتا کہ فاقہ دے کر ڈاکٹر نے مریض پر ظلم کیا ہے بلکہ وہ ڈاکٹر کا احسان تسلیم کرتا ہے کیونکہ فاقہ کے ذریعہ اس کی باقی زندگی بچ جاتی ہے اگر اسے فاقہ نہ دیا جاتا تو اس کے بیس بائیس سال کی باقی زندگی ختم ہو جاتی۔ اسی طرح رمضان کے روزے ایک انسان کی باقی روحانی زندگی کو قائم رکھنے کا ایک ذریعہ ہیں اگر کوئی شخص ان فاقوں کو برداشت نہیں کرے گا تو اس کی روحانیت مر جائے گی اور اس کے نتائج ظاہر ہی ہیں۔ اس دنیا کی زندگی تو عارضی ہے اصلی اور دائمی زندگی اگلے جہان کی ہے اگر وہ برباد ہو گئی تو کیا فائدہ پس ہمیں اس مہینہ کی قدر کرنی چاہیئے اور ان دنوں کو صحیح طور پر استعمال کرنا چاہیئے۔ جتنا ہم ان دنوں کو صحیح طور پر استعمال کریں گے اتنے ہی ہمارے وہ زہر دور ہوں گے جو اندر ہی اندر جمع ہو کر ہماری زندگی کو ختم کر دیتے ہیں۔"

(الفضل ۹ مارچ ۱۹۶۰ء)

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸/۱۹/۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۵۹ ہش / ۱۹۸۰ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸/۱۹/۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۵۹ ہش / ۱۹۸۰ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں جو احباب جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کی خواہش رکھتے ہوں وہ جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے بعد جلسہ سالانہ ربوہ میں تشریف لے جا سکتے ہیں اور قادیان اور ربوہ کے روحانی اجتماعوں سے مستفید ہو سکتے ہیں اللہ تعالیٰ احباب کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت کی توفیق دے (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان —— مورخہ ۱۰/وفا ۱۳۵۹ ہش

رمضان المبارک

آسمانی انوار و برکات کے نزول کا مہینہ

ایک جامع، دائمی اور عالمگیر ضابطۂ حیات ہونے کی حیثیت سے قرآن حکیم نے اوامر و نواہی پر مشتمل ہمارے سامنے جس قدر بھی احکام رکھے ہیں وہ نہ صرف انسانی فطرت کے عین مطابق ہیں بلکہ اپنے اندر حکمت، فلسفہ اور مقصدیت و افادیت کا وسیع اور گہرا مفہوم بھی رکھتے ہیں۔

قطع نظر دیگر اوامر کے صرف عبادت کے پہلو کو ہی لیجئے اس باب میں اسلام اور دیگر مذاہب کی تعلیمات کا تقابلی جائزہ کرنے کے بعد یہ مذہبی نتیجہ اخذ کرنے میں قطعاً کوئی دشواری پیش نہیں آتی کہ فی الواقع اسلام ہی وہ واحد مذہب ہے جو عبادت کا ایک ایسا وسیع اور جامع نظریہ پیش کرتا ہے جس کو کماحقہٗ طریق پر اختیار کر لینے کے بعد کوئی بھی انسان اپنی پیدائش کے اصلی مقصد کے حصول میں ناکام نہیں رہ سکتا مثلاً دیگر مذاہب کی طرح عبادت کے بارے میں اسلام یہ نظریہ پیش نہیں کرتا کہ انسان محض خدا تعالیٰ سے دھیان لگائے اور بنی نوع انسان کی طرف سے کلیتہً لاتعلق رہے بلکہ وہ عبادت کے وسیع مفہوم میں، خالق و مخلوق دونوں ہی کے حقوق کی ادائیگی کو شامل کرتا ہے۔ اسی طرح اسلام نے ہمارے سامنے محض انفرادی عبادت کو ہی پیش نہیں کیا بلکہ انسانی فطرت اور معاشرے کی ضروریات حقہ کے پیش نظر اجتماعی عبادات کو بھی لازمی قرار دیا ہے چنانچہ یہی وہ بنیادی اغراض ہیں جن کو مدنظر رکھتے ہوئے اسلام نے عبادات کو چار شاخوں میں تقسیم کیا ہے مثلاً

اوّل:۔ وہ عبادت جو انسان کا اپنے خالق کے ساتھ براہِ راست تعلق قائم کر کے اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت کو بڑھانے کا موجب ہو چنانچہ فرض نمازوں اور نوافل کی ادائیگی کا التزام عبادت کی اسی قسم سے تعلق رکھتا ہے۔

دوم:۔ وہ عبادت جو انسانی نفس کی اصلاح و پاکیزگی کی غرض سے اسے قربانی و ایثار پر آمادہ کرنے والی ہو چنانچہ اس مقصد کی تکمیل کے لئے اسلام نے دورانِ سال مختلف اوقات میں انفرادی طور پر نفلی روزے رکھنے کی ترغیب دینے کے علاوہ رمضان کے بابرکت مہینے میں دنیا کے تمام مسلمانوں کو اجتماعی طور پر بھی روزے رکھنے کی تاکید فرمائی ہے

سوم:۔ وہ عبادت جو تمام انسانوں کے ذہنوں میں مرکزیت و اجتماعیت کا احساس پیدا کر کے ان کے اندر روحِ اتحاد و یگانگت پیدا کرنے کا ذریعہ ہو چنانچہ فریضۂ حج اسی کی ایک بہترین اور روشن مثال ہے۔

چہارم:۔ اسلام نے عبادت کا چوتھا عظیم مقصد یہ قرار دیا ہے کہ وہ بنی نوع انسان کے درمیان اقتصادی و معاشی مساوات قائم کرنے کا ذریعہ ہو اور اس اہم غرض کی تکمیل کے لئے اسلام نے ہر صاحب نصاب مسلمان پر زکوٰۃ کی ادائیگی کو لازمی قرار دینے کے علاوہ ہر ذی حیثیت مسلمان کو حسب توفیق و استطاعت طوعی صدقات و خیرات کی ادائیگی کی جانب بھی مؤثر رنگ میں توجہ دلائی ہے۔

پس اسلام نے عبادت کا جو وسیع اور جامع مفہوم ہمارے سامنے پیش کیا ہے اور اس کی روشنی میں انسان کی تمام انفرادی و اجتماعی ضروریات کی تکمیل کے لئے اسلامی عبادات کی جو مختلف صورتیں تجویز کی ہیں وہ اسے دیگر تمام مذاہب کے مقابلہ میں ایک امتیازی حیثیت عطا کرتی ہے۔

ان تمام عبادات کے مقابلہ میں رمضان المبارک کے روزوں کو یہ فضیلت حاصل ہے کہ وہ بیک وقت ان تمام اغراض و مقاصد کی تکمیل کرتے ہیں اور ایک مسلمان ان مبارک ایّام میں اسلام کی تمام عبادات بجا لا کر بیک وقت ان سب کے مجموعی ثواب کا اہل بن سکتا ہے

○— وہ ہر قسم کے گناہوں سے بچتے ہوئے اور اپنی جائز اور حقیقی ضروریات سے بھی مجتنب رہ کر اپنے نفس کی اصلاح و پاکیزگی کے سامان مہیا کرتا ہے۔

○— ان مخصوص ایام میں دنیا کے تمام مسلمانوں کے ساتھ روزہ کے ثواب میں شریک ہو کر اپنی مرکزیت و اجتماعیت کا مظاہرہ کرتا ہے۔

•— روزہ دار ہونے کے ساتھ ساتھ وہ بکثرت نوافل و ذکر الٰہی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے قرب اور اس کی محبت کو حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

•— ان ایام میں سنتِ نبوی پر عمل کرتے ہوئے بکثرت صدقہ و خیرات کے ذریعہ وہ بنی نوع انسان سے اپنی دلی ہمدردی اور خیر خواہی کا ثبوت بھی فراہم کرتا ہے اور یوں بیک وقت یہ تمام نیکیاں بجا لا کر وہ رمضان میں تمام اسلامی عبادات کے مجموعی ثواب کا مستحق بن جاتا ہے۔ چنانچہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بھی رمضان مبارک کی اسی فضیلت کو اجاگر کرتی ہے کہ

یَا ایھا النّاس قد اظلّکم شھر عظیم شھر مبارک شھر فیہ لیلۃ خیر من الف شھر جعل اللہ صیامہ فریضۃ وقیام لیلہ تطوعًا من تقرّب فیہ بخصلۃٍ من الخیر کان کمن ادّی فریضۃً فیما سواہ ومن ادّی فریضۃ فیہ کان کمن ادّی سبعین فریضۃ فیما سواہ وھو شھر الصبر والصبر ثوابہ الجنّۃ وشھر المواساۃ وشھر یزاد فیہ رزق المؤمن (البیہقی)

ترجمہ:۔ اے لوگو! کل سے تمہارے لئے ایک عظیم الشان مہینے کا آغاز ہو رہا ہے یہ بابرکت مہینہ ہے اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینے سے بھی افضل ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے فرض قرار دیے ہیں اس کی راتوں کا قیام نفلی عبادت ہے جو شخص اس ماہ میں نفلی نیکی کرے گا اس نے گویا باقی مہینوں کے فرض کی مانند نیکی کی ہے اور فرض کی ادائیگی پر ستر گنا اجر ملے گا رمضان صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنّت ہے اور یہ ہمدردی کا مہینہ ہے اور اس میں مومن کے رزق میں خاص برکت دی جاتی ہے

جب ہمارا یہ شمارہ جب تک ہمارے محترم قارئین کی خدمت میں پہنچے گا رمضان کا مبارک مہینہ شروع ہو چکا ہو گا اس ماہ مبارک کی مناسبت سے ہم نے کوشش کی ہے کہ زیرِ نظر شمارے میں رمضان کے احکام و مسائل سے متعلق یکجائی طور پر ایسا مواد فراہم کیا جا سکے جس کی روشنی میں احبابِ جماعت ان بابرکت ایام سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کر سکیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان مقدس اور بیش قیمت ایام سے کماحقہٗ فائدہ اٹھانے کی توفیق دے آمین (خورشید احمد انور)

جیت ان کی ہے جو روزے دار ہوں

جیت ان کی ہے جو روزہ دار ہوں — جو سحر خیز اور شب بیدار ہوں
جو صلوٰت و صوم کے پابند ہوں — لغو باتوں سے سدا بیزار ہوں
اہلِ دل ہوں عارفِ اسرار ہوں — والہانِ سیّدِ ابرار ہوں
جان و دل سے صدق پر قرباں ہوں — نیکیوں میں رات دن سرشار ہوں
جو حرم کی آبرو کے واسطے
جان دینے کے لئے تیار ہوں
جنکا ہمسایوں سے ہو بہتر سلوک — اہلِ تقویٰ صاحبِ ایثار ہوں
پاک باطن، نیک نیت، صاف دل — خندہ رو ہوں اور خوش گفتار ہوں
شمعِ حق پر ہوں فدا پروانہ وار — باوفا و صاحبِ کردار ہوں
دینِ حق کے حامی و انصار ہوں — پیکرِ غیرت ہوں اور خود دار ہوں
ظلم کی فوجِ مخالف سے سدا
با دلائل بر سرِ پیکار ہوں
جبکہ دنیا سے دل برداشتہ — صاف گو، ارواحِ پُر انوار ہوں
ہمرکابِ مہدیٔ آخر زماں — عاشقانِ احمدِ مختار ہوں
پُر مسرّت کس قدر ہو گی وہ عید — جس میں راضی وہ بڑی سرکار ہوں
جب پکاریں گے انہیں وہ پیار سے — جو سراپا کشتگانِ پیار ہوں
سیّدِ بطحیٰ کو پہنچا دو سلام
میں بھی اک ادنیٰ سا خدمتگار ہوں

عبدالرحیم راٹھور۔ ربوہ

رمضان المبارک اور اس کے مسائل کے بارے میں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند ارشادات

(۱) روزہ کی اہمیت

میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں تب روزہ چھوڑتا ہوں طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی۔ یہ مبارک دن ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے نزول کے دن ہیں (الحکم ۲۴ جنوری ۱۹۰۱ء)

(۲) دعاؤں کا مہینہ

رمضان کا مہینہ مبارک مہینہ ہے۔ دعاؤں کا مہینہ ہے۔

(الحکم ۲۴ جنوری ۱۹۰۱ء)

(۳) مغفرت حاصل کرنے کا مہینہ

حدیث شریف میں آیا ہے کہ دو آدمی بڑے بدقسمت ہیں۔ ایک وہ جس نے رمضان پایا اور رمضان گزر گیا اور اس کے گناہ بخشے نہ گئے۔ اور دوسرا وہ جس نے والدین کو پایا اور والدین گزر گئے اور اس کے گناہ بخشے نہ گئے۔ والدین کے سایہ میں جب بچہ ہوتا ہے تو اس کے تمام ہم و غم والدین اُٹھاتے ہیں۔ جب انسان خود دُنیوی امور میں پڑتا ہے تب انسان کو والدین کی قدر معلوم ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں والدہ کو مقدم رکھا ہے کیونکہ والدہ بچے کے واسطے بہت دُکھ اُٹھاتی ہے۔ کیسی ہی متعدی بیماری بچہ کو ہو، چیچک ہو، ہیضہ ہو، طاعون ہو ماں اس کو چھوڑ نہیں سکتی۔ ہماری لڑکی کو ایک دفعہ ہیضہ ہو گیا تھا۔ ہمارے گھر سے اس کی تمام قے وغیرہ اپنے ہاتھ پر لیتی تھیں۔ ماں بہت تکالیف میں بچے کی شریک ہوتی ہے۔ یہ طبعی محبت ہے جس کے ساتھ کوئی دوسری محبت مقابلہ نہیں کر سکتی۔"

(مجموعہ فتاویٰ احمدیہ جلد اوّل صفحہ ۱۸۲)

(۴) سفر میں روزہ کا کیا حکم ہے؟

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ سفر کے لئے روزہ کا کیا حکم ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ "قرآن شریف سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ فمن کان منکم مریضاً او علی سفر فعدۃ من ایام اخر یعنی مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ اس میں امر ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا کہ جس کا اختیار ہو رکھے میرے خیال میں مسافر کو روزہ نہ رکھنا چاہیئے۔ اور چونکہ عام طور پر اکثر لوگ رکھ لیتے ہیں اس لیئے اگر کوئی تعامل سمجھ کر رکھ لے تو کوئی حرج نہیں مگر عدۃ من ایام اُخر کا پھر بھی لحاظ رکھنا چاہیئے۔ سفر میں تکالیف اُٹھا کر جو انسان روزہ رکھتا ہے تو گویا اپنے زورِ بازو سے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا چاہتا ہے۔ اس کی اطاعت امر سے خوش نہیں کرنا چاہتا۔ یہ غلطی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت امر اور نہی میں سچا ایمان ہے۔"

(مجموعہ فتاویٰ احمدیہ جلد اوّل صفحہ ۱۸۹)

(۵) روزہ صحیح نیت سے ہے

ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ میں مکان کے اندر بیٹھا ہوا تھا اور میرا یقین تھا کہ ہنوز روزہ رکھنے کا وقت ہے اور میں نے کچھ کھا کر روزے کی نیت کی مگر بعد میں ایک دوسرے شخص سے معلوم ہوا کہ اس وقت سفیدی ظاہر ہو گئی تھی۔ اب میں کیا کروں؟ حضرت نے فرمایا "ایسی حالت میں اس کا روزہ ہو گیا دوبارہ رکھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اپنی طرف سے اس نے احتیاط کی اور نیت میں فرق نہیں۔"

(مجموعہ فتاویٰ احمدیہ جلد اوّل صفحہ ۱۸۳)

(۶) روزہ دار کا آئینہ

ایک شخص کا سوال حضرت اقدس کی خدمت میں پیش ہوا کہ روزہ دار کو آئینہ دیکھنا جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا "جائز ہے۔" (مجموعہ فتاویٰ احمدیہ جلد اوّل صفحہ ۱۸۳)

(۷) روزہ دار کا تیل لگانا

ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ حالتِ روزہ میں سر کو یا داڑھی کو تیل لگانا جائز ہے یا نہیں؟" فرمایا جائز ہے"۔ (مجموعہ فتاویٰ احمدیہ جلد اوّل صفحہ ۱۸۳)

(۸) بیمار کے لئے روزہ رکھنے کا حکم نہیں

اسی شخص کا سوال پیش ہوا کہ روزہ دار کی آنکھ بیمار ہو تو اس میں دوائی ڈالنی جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا "یہ سوال ہی غلط ہے" بیمار کے لئے روزہ رکھنے کا حکم نہیں۔"

(مجموعہ فتاویٰ احمدیہ جلد اوّل صفحہ ۱۸۴)

(۹) مسکین کو کس جگہ کھانا کھلایا جائے

اسی شخص کا یہ سوال پیش ہوا کہ جو شخص روزہ رکھنے کے قابل نہ ہو اس کے عوض مسکین کو کھانا کھلانا چاہیئے اُس کے کھانے کی رقم قادیان کے یتیم فنڈ میں بھیجنا جائز ہے یا نہیں؟ حضرت اقدس نے فرمایا "ایک ہی بات ہے خواہ اپنے شہر میں کسی مسکین کو کھلائے یا یتیم اور مسکین فنڈ میں بھیج دے۔"

(مجموعہ فتاویٰ احمدیہ جلد اوّل صفحہ ۱۸۳)

(۱۰) روزہ دار کا سرمہ لگانا

سوال پیش ہوا کہ روزہ دار آنکھ میں سُرمہ ڈالے یا نہ ڈالے ......

فرمایا "مکروہ ہے۔ اور ایسی ضرورت ہی کیا ہے کہ دن کے وقت سرمہ لگائے۔ رات کو سُرمہ لگا سکتا ہے"۔ (مجموعہ فتاویٰ احمدیہ جلد اوّل صفحہ ۱۸۴)

(۱۱) جو روزہ نہ رکھ سکیں

سوال :۔ بعض اوقات رمضان ایسے موسم میں آتا ہے کہ کاشتکاروں سے جب کہ کام کی کثرت مثل تخم ریزی و درودگی ہوتی ہے۔ ایسے مزدوروں سے جن کا گزارہ مزدوری پر ہے روزہ نہیں رکھا جاتا ان کی نسبت کیا ارشاد ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا "انما الاعمال بالنیات یہ لوگ اپنی حالتوں کو مخفی رکھتے ہیں۔ ہر شخص تقویٰ و طہارت سے اپنی حالت سوچ لے۔ اگر کوئی اپنی جگہ مزدور رکھ سکتا ہے ورنہ مریض کے حکم میں ہے پھر جب یسّر ہو رکھ لے"۔ اور علی الذین یطیقونہ کی نسبت فرمایا "کہ معنی یہ ہیں کہ جو طاقت نہیں رکھتے۔"

(مجموعہ فتاویٰ احمدیہ جلد اوّل صفحہ ۱۸۹)

(۱۲) روزہ کی نیت اور بسبب معذوری اس سے محرومی

وہ شخص جس کا دل اس بات سے خوش ہے کہ رمضان آگیا اور میں اس کا منتظر تھا کہ آوے اور روزہ رکھوں اور پھر وہ بوجہ بیماری کے روزہ نہیں رکھ سکا تو وہ آسمان پر روزہ سے محروم نہیں ہے .... بہانہ جو اپنے وجود سے آپ مسئلہ تراش کرتے ہیں اور تکلفات شامل کر کے ان مسائل کو صحیح گردانتے ہیں لیکن خدا کے نزدیک وہ صحیح نہیں۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۶۰)

خطبہ جمعہ

ماہِ رمضان اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ رہا ہے اس نعمتِ الٰہی سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھاؤ

یہ مہینہ پانچ بنیادی عبادات کا مجموعہ ہے یعنی روزہ[۱]، نماز[۲] اور نوافل[۳]، تلاوتِ قرآن کریم[۴]، سخاوت[۵] اور آفاتِ نفس سے بچنا

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۷ نبوت ۱۳۴۸ ہش (۷ نومبر ۱۹۶۹ء) بمقام مسجد مبارک ربوہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے فرمایا:۔

ماہِ رمضان

اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ رہا ہے۔ اور ہمیں اللہ تعالیٰ کی اس نعمت سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اس مہینے میں تمام قسم کی عبادتوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق کو قائم کرنے یا ادا کرنے پر بہت کچھ کہا گیا ہے۔ رمضان کا مہینہ پانچ بنیادی عبادتوں کا مجموعہ ہے۔

پہلے تو روزہ ہے۔ دوسرے نماز کی پابندی کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ پھر قیام اللیل یعنی رات کے نوافل پڑھے جاتے ہیں تیسرے قرآن کریم کی کثرت سے تلاوت ہے چوتھے سخاوت اور پانچویں آفاتِ نفس سے بچنا ہے ان

پانچ بنیادی عبادات کا مجموعہ

عبادات ماہِ رمضان کہلاتی ہیں۔

جہاں تک روزہ کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ حکم دیا اَلصِّیَامُ جُنَّۃٌ (بخاری کتاب الصوم باب ھل یقول انی صائم اذا شتم) یعنی روزہ گناہوں سے بچاتا اور عذابِ الٰہی سے محفوظ رکھتا ہے۔ انسان کی روحانی سیر کی ابتداء گناہوں سے بچنے سے شروع ہوتی ہے اور اس سیرِ روحانی کی انتہاء اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچتے ہوئے اس کی رضا کی جنتوں میں داخل ہونے پر ختم ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چونکہ روزہ کا اور رمضان کے مہینے کی عبادتوں کا قیام اس غرض سے ہے کہ انسان ہر قسم کے گناہوں سے بچنے کی کوشش کرے جس کے نتیجہ میں وہ اللہ تعالیٰ کے غضب سے بھی محفوظ رہے اور اس کی رضا کی جنتوں میں بھی داخل ہو جائے۔ اس لئے ہم تمہیں اس طرف توجہ دلاتے ہیں۔

"فَلَا یَرْفُثْ وَلَا یَصْخَبْ" (بخاری کتاب الصوم باب ھل یقول انی صائم اذا شتم)

یعنی نہ زبان سے کوئی گناہ کرے اور نہ ہاتھ سے کوئی گناہ کرے۔

حقوق العباد

کا تعلق دو ہی چیزوں سے ہے اور دو ہی گناہوں سے حقوق تلف کئے جاتے ہیں۔ کبھی زبان سے حق تلفی کی جاتی ہے۔ کبھی عمل سے حق تلفی کی جاتی ہے۔ اور یہاں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ یہ مہینہ خاص تربیت کا ہے۔ جو بقیہ گیارہ ماہ بھی تمہارے کام آئے گا۔ اِس ماہ میں یہ عادت پختہ کر لو کہ نہ اپنی زبان سے تم نے کسی کو دُکھ پہنچانا ہے اور نہ اپنے عمل سے کسی کی حق تلفی کرنی ہے۔

پس روزہ جو ہے یا صیام کا نظام جو ہے جسے قرآن کریم نے ماہِ رمضان کہا ہے پانچوں عبادتوں پر مشتمل ہے۔ اس کی غرض یہ ہے کہ انسان گناہوں سے محفوظ رہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنتوں کو حاصل کرے۔ اور اس کا طریق یہ ہے کہ زبان سے بھی کسی کی حق تلفی نہ ہو اور ہاتھ سے بھی کسی کی حق تلفی نہ ہو جس کا اللہ تعالیٰ نے حق قائم کیا ہے اس حق کو قائم کیا جائے اور ادا کیا جائے اس میں حق نفس بھی آ جاتا ہے اور جو شخص اس حکمت کو سمجھتا اور اپنی زندگی اس کے مطابق ڈھالتا اور رمضان کے مہینے میں صحیح معنی سے اس پر کاربند ہوتا ہے اس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ رمضان میں اس پر

جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں[۱]

اور دوسری جگہ فرمایا کہ اس پر آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں[۲] جس کا مفہوم یہی ہے کہ آسمان کے دروازے کھلتے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نزول ہوتا ہے۔ دوسرے یہ کہ آسمان کے دروازے کھلتے اور اعمالِ صالحہ بجالانے کی توفیق ملتی ہے۔ اور انسان حُسنِ قبول کی جزا حاصل کرتا ہے۔ انسانی اعمال کو اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے۔ اور اس سے بہتر بدلہ دیتا ہے جس وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نزول ہوتا ہے اور انسان کو اپنے رب کی طرف سے اعمالِ صالحہ بجالانے کی توفیق حاصل ہوتی ہے۔ اور پھر وہ اعمال صالحہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حُسنِ قبول کا مقام پاتے ہیں۔ تو اس وقت "فُتِّحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ" ہو ہی جاتے ہیں جنت ہی کا دروازہ ہے جو اس بات کا مستحق ہے کہ اس کے اندر وہ لوگ داخل ہوں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اعمالِ صالحہ کی توفیق پائی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان اعمالِ صالحہ کو قبول کیا۔

پس رمضان کے مہینے میں روزہ ہم پر اس لئے فرض نہیں کیا گیا کہ ہم تکلیف اُٹھائیں "اِنَّ الدِّیْنَ یُسْرٌ" (بخاری کتاب الایمان باب الدین یسر)۔ اللہ تعالیٰ کے دین یعنی دینِ اسلام میں کسی پر کوئی ایسی تنگی نہیں ڈالی گئی جو اس کے جسمانی یا دیگر قویٰ کی نشوونما میں روک بنے بلکہ سارا دین اور

دین کے سب احکام کی غرض

ہی یہی ہے کہ انسان سہولت سے اور آرام سے ارتقائی منازل طے کرتا ہوا اللہ تعالیٰ کے قُرب کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرتا چلا جائے اور اس سے ہمیں یہ بھی پتہ لگا جیسا کہ دوسری جگہ بھی اس کی وضاحت ہے کہ صرف بھوکا اور پیاسا رہنا ہم پر فرض نہیں کیا گیا بلکہ صوم ہم پہ فرض کیا گیا ہے اور ان دو میں بڑا فرق کیا ہے شریعتِ اسلامیہ نے۔ بھوکا تو ایک غریب بھی رہتا ہے لیکن وہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں صائم نہیں ہوتا۔ بھوکا تو ایک بیمار بھی رہتا ہے۔ ڈاکٹر اُسے کہتا ہے کہ تیری بیماری ایسی ہے کہ ۲۴ گھنٹے یا بعض دفعہ ۴۸ گھنٹے تیرے معدے میں غذا نہیں جانی چاہیئے۔ لیکن خدا تعالیٰ کی نگاہ میں ایسا شخص صائم یعنی روزے دار نہیں ہوتا۔ بھوکا تو وہ بھی رہتا ہے جو جنگل میں راہ گم کر دیتا ہے۔ اور کئی کئی دن تک اُسے کھانے کو نہیں ملتا۔ لیکن وہ خُدا تعالیٰ کی نگاہ میں صائم نہیں ہوتا۔ پس محض بھوکا رہنا انسان کو روزہ دار نہیں بناتا بلکہ وہ بھوکا رہنا اللہ تعالیٰ کو پیارا ہے جس میں انسان دو پہلو اختیار کرتا ہے۔ ایک شہوتِ نفس سے بچنے کا پہلو جو کہ ایک عام Symbol (سمبل) اور علامت ہے۔ اور جس میں یہ سبق دیا گیا ہے کہ ہر قسم کی آفاتِ نفس سے بچنے کی کوشش کرو۔ اور دوسرے یہ کہ وہ لوگ جو اس لئے اللہ تعالیٰ کی تدبیر نے بھوکے رکھے ہیں کہ وہ بھوکے رہ کر اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کریں ان کے پیٹ بھرنے کے لئے سعی اور کوشش کی جائے۔

حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس دوسرے اُصول کے متعلق بھی ہمارے لئے اپنی زندگی میں ایک

بہترین اُسوہ اور کامل نمونہ

قائم کیا۔ چنانچہ حدیثوں میں آتا ہے کَانَ اَجْوَدَ بِالْخَیْرِ مِنَ الرِّیْحِ

---

۱ بخاری کتاب الصوم باب ھل یقال رمضان او شہر رمضان ۲ ایضاً۔

المرسلۃ"
(بخاری کتاب الصوم باب اجود ما کان النبی صلی اللہ علیہ و سلم یکون فی رمضان)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ویسے بھی بڑے سخی تھے اور دوسروں کو سکھ پہنچانے کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے۔ لیکن رمضان کے مہینے میں تیز ہوائیں اپنی تیزی میں آپ کی سخاوت کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھیں اس قدر جود اور سخا پائی جاتی تھی پھر صرف پیسے کی نہیں بلکہ دوسروں کو خیر اور بھلائی پہنچانے کے لئے ایک سخاوت ہوتی ہے بعض دل انسان صرف اپنے مال یا اپنی دولت ہی سے دوسرے کو فائدہ نہیں پہنچاتا بلکہ وہ اپنے اثر و رسوخ سے بھی دوسروں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ وہ اپنے دعاؤں سے بھی فائدہ پہنچا رہا ہوتا ہے۔ انسان اپنی اس فطرتی سخاوت کا مختلف طرق سے اظہار کر رہا ہوتا ہے۔ غرض آنحضرت صلی اللہ وسلم ہمیشہ ہی سخی تھے لیکن رمضان کے مہینے میں آپ نے ہمیں یہ سبق دیا ہے کہ تمہیں بھوکا اس لئے نہیں رکھا گیا کہ تم بھوک کی تکلیف اٹھاؤ بلکہ

اصل مقصد یہ ہے

کہ دوسروں کی بھلائی کے کام کرو، نیکی کے کام کرو، اور دوسروں کو سکھ پہنچانے کی سعی کرو۔ اپنے پیسے سے بھی، اپنے اثر و رسوخ سے بھی اور اپنی دعاؤں سے بھی۔

پس رمضان کے مہینے میں دن کے کے وقت شہوتِ نفس سے بچا جاتا ہے اور دوسرے کھانے پینے کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔ شہوتِ نفس سے بچنا اصولی طور پر ایک علامت ہے۔ ایک سبق ہے کہ ہر قسم کی آفاتِ نفس سے بچنا ضروری ہے آپ نے فرمایا:-

"مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ"۔
(بخاری کتاب الصوم باب من لم یدع قول الزور والعمل بہ)

یعنی جو شخص صداقت کو چھوڑ کر جھوٹ اور زور اور باطل کی باتیں کرتا اور باطل اصول ہی پر عمل کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی حاجت نہیں کہ وہ کھانا پینا چھوڑ دے، اور شہوتِ نفس کو چھوڑ دے کیونکہ خدا تعالیٰ کو وہ مقبول نہیں ہوگا۔ صرف وہ ترک مقبول ہوگا جس کے نتیجہ میں انسان اس حکمت اور اصول کو سمجھنے والا ہو جس حکمت اور اصول کا یہاں سبق دیا گیا ہے۔

اور وہ یہ ہے کہ نہ تو زبان ناپاکی اور گندگی کی راہوں کو اختیار کرے اور نہ جوارح باطل کے میدانوں میں کوشاں نظر آئیں۔ بلکہ زبان پر حق و صداقت جاری ہو اور حق و صداقت کے چشمے انسان کے جوارح سے پھوٹنے والے ہوں۔ تب خدا تعالےٰ اس وجہ سے کہ انسان نے روزے کی حکمت کو سمجھا اور اس حکمت کے سمجھنے کے بعد اس نے وہ اعمال بجا لائے جو خدا تعالیٰ کو پیارے ہیں۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے اس پر رجوع برحمت ہوگا اور نجات اور جنت کے دروازے آسمانوں پر کھولے جائیں گے اور قرب کی راہوں پر چلنا اس کے لئے آسان ہو جائے گا۔

حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے مہینے میں

قیام اللیل

کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔ آپ نے فرمایا:-

"مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ"
(بخاری کتاب الصوم باب فضل من قام رمضان)

یعنی جو شخص راتوں کو اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس کی حمد کے لئے اور اس کے بندوں کے لئے دعائیں کرتے ہوئے جاگتا اور شب بیداری اختیار کرتا ہے اس لئے کہ وہ ایمان کے تقاضوں کو پورا کرنے والا ہو اور اس لئے کہ جب وہ اس دنیا میں ایمان کے تقاضوں کو پورا کرے تو اللہ تعالیٰ سے یہ امید رکھے کہ وہ ان کوششوں کو قبول کرے گا۔ اور اس کے نتیجہ میں اس کو آخرت کی نعماء ملیں گی۔ جو ایسا کرے گا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ جو کوتاہیاں اور غفلتیں اس سے ہو چکی ہونگی اللہ تعالےٰ اپنی صفتِ حمیت کے جوش میں ان کوتاہیوں کو ڈھانپ لے گا۔ اور کوئی جزائے بد جس کا وہ دوسری صورت میں مستحق ہوتا وہ اسے نہیں ملے گی۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جو شخص رمضان کے مہینے میں کثرت سے تلاوتِ قرآن کریم کرتا ہے اس کا بھی اسے ثواب ملتا ہے۔

کثرتِ تلاوتِ قرآن کریم

کا ثواب بھی اور دوسرے ثواب بھی محض خدا تعالےٰ کے فضل سے ملتے ہیں۔ جب انسان اس فضل کو جذب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آتی ہے اور اس طرح جب اللہ تعالےٰ کے رحیم ہونے کی صفت جوش میں آتی ہے۔ تب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو اپنی رضا کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اسے جزاء دیتا ہے۔ قرآن کریم کی تلاوت نیکی تو ہے لیکن صرف اسی صورت میں کہ شرائط پوری ہوں۔ قرآن کریم کی تلاوت تو عیسائی بھی کرتے ہیں مگر وہ اس کی تلاوت اس نیت سے کرتے ہیں کہ قرآن کریم پر اعتراض کریں۔ قرآن کریم کی تلاوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی کیا کرتے تھے مگر آپ نے اس پاک ترین نیت کے ساتھ تلاوت کی جس کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ کا سب سے زیادہ فضل آپ پر نازل ہوا۔ پس کثرتِ تلاوتِ قرآن کریم ضروری ہے لیکن اس کے ساتھ خلوصِ نیت بھی نہایت ہی ضروری ہے۔ اس کے بغیر تلاوت کی جو نعمتیں ہیں یا قرآن کریم کی جو نعمتیں ہیں وہ انسان کو حاصل نہیں ہو سکتیں۔ اس کے لئے

بڑی جدّوجہد کی ضرورت ہے

اور یہ بات اچھی طرح یاد رکھنی چاہیے کہ قرآنِ کریم کے فیوض سے انسان تبھی حصّہ وافر لے سکتا ہے جب کہ وہ اللہ تعالےٰ کی صفتِ رحیمیت کو جوش میں لائے۔ اسی لئے رمضان کے مہینے میں کثرتِ تلاوت پر زور دیا گیا ہے۔ حالانکہ اور بہت سی روحانی مشقتیں (اگر دنیا کا محاورہ استعمال کیا جائے) اس پر ڈالی گئی تھیں۔ دن کو بھوکا پیاسا رہنا اور بیماریاں سہنا اور پھر لوگوں کا خیال رکھنا۔ اور پھر یہ بھی دیکھنا کہ دوسروں کے دکھوں کو دور کرنے کے لئے رمضان کے دنوں میں اسے باہر جانا پڑے گا اور اسے جانا چاہیے، اگر اس نے روزے کا حق ادا کرنا ہے۔ پھر رات کے نوافل ہیں۔ لیکن ان ساری چیزوں کے باوجود مثلاً قرآن کریم کی اس تلاوت اگر خود قاری ہو یا اس سماع کے علاوہ اگر خود قاری نہ ہو تراویح پڑھ رہا ہو، اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ قرآن کریم کی کثرت سے تلاوت کی جائے۔

ہمارے بزرگ محدثین

یعنی علمِ حدیث کے جو علماء تھے وہ تو رمضان کے مہینے میں اپنی حدیث کی کتب کے مسوّدات اور پوتھیاں وغیرہ کو بند کر دیتے تھے اور صرف قرآن کریم کو ہاتھ میں پکڑ لیتے تھے۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد یہ ہے کہ رمضان میں قرآن کریم کی کثرت سے تلاوت کی جائے۔ دوسرے بزرگ صحابہؓ بھی بڑی کثرت سے تلاوت کرتے تھے۔ بعض تو تین دن کے اندر سارے قرآن کریم کو ختم کر لیتے تھے لیکن میں نے دیکھا ہے کہ بعض لوگوں کو تین دن میں ختم کرنے کا ویسے ہی شوق ہوتا ہے کہ ہم نے قرآن کریم کو تین دن میں ختم کر لیا۔ دراصل اس طرح جلدی جلدی سمجھے بغیر تین دن میں قرآن کریم کو ختم کرنا ثواب نہیں ہے۔ البتہ قرآن کریم پر جو شخص عبور رکھتا ہے وہ اگر قرآن کریم کو جلدی پڑھتا جائے تب بھی چونکہ اس نے قرآن کریم کو کثرت سے پڑھا ہوا ہوتا ہے اس لئے سارے معانی اس کو یاد آنے شروع ہو جاتے ہیں اور نئے معانی پر اس کا ذہن اللہ تعالیٰ کے فضل سے عبور حاصل کرتا چلا جاتا ہے۔ یہ تو ٹھیک ہے کہ اس نے تین دن کے اندر قرآن کریم کو پڑھ لیا۔ لیکن جس شخص کو معمولی ترجمہ آتا ہے اگر وہ ریل گاڑی کی طرح تین دن میں قرآن کریم کو ختم کرنا چاہے تو یہ اس کے لئے ثواب کا کام نہیں ہے۔ قرآن کریم کوئی ٹونہ یا تعویذ یا جادو نہیں ہے۔ قرآن کریم تو حکمت اور انوار سے پُر اللہ تعالیٰ کی ایک ایسی کتاب ہے جس کے علوم سے حصّہ لینا چاہیئے نہ یہ کہ محض جلدی جلدی تلاوت کر لی جائے جو دوسروں کو کیا خود اپنے آپ کو بھی سمجھ نہ آئے پس اگر انسان پورے غور سے اور پوری طرح سمجھتے ہوئے قرآن کریم پڑھ سکتا ہے تو پھر جتنی تیزی سے وہ چاہے پڑھے اس میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن اگر کوئی شخص صرف ایک سیپارہ غور سے پڑھ سکتا ہے تو اس کو ڈیڑھ سیپارہ نہیں پڑھنا چاہیے۔ اور میں سمجھتا ہوں اگر کوئی ایسا شخص ہو اور ضرور ایسے ہوں گے جن کو شروع سے پڑھنے کی توفیق نہیں مل سکی۔ ہم نے کئی ایک کو تعلیم بالغاں کے ذریعہ قرآن کریم پڑھوایا ہے۔ جس طرح مثلاً اب بھی ہم تاکید کر رہے ہیں کہ قرآن کریم کو اس کے ترجمہ کے ساتھ لوگوں کو پڑھایا جائے۔ اگر کوئی آدمی صرف ایک ربع یعنی سیپارے کا چوتھا حصّہ غور سے پڑھ سکتا ہے تو اس کو آدھا سیپارہ نہیں پڑھنا چاہیئے کیونکہ ہم نے ایسا نہیں کرنا کہ ایک چکّر بنایا اور اس کو چکّر دے کر کہہ دیا کہ ایک کروڑ دفعہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی حمد یا اس کی تسبیح بیان کر دی ہے۔

قرآن کریم کو پورے غور سے پڑھنا

اور اس نیت کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے سمجھنے کی توفیق دے اور پھر اللہ تعالیٰ اس بات کی بھی توفیق دے کہ ہم اس پر عمل کرنے والے ہوں۔ تب تلاوتِ قرآن کریم کا فائدہ ہے۔ اور تب اللہ تعالیٰ کی صفتِ رحیمیت کے جلوے انسان دیکھتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ کے رحیم ہونے کی صفت کے ساتھ ماہِ رمضان کا بڑا گہرا تعلق ہے۔ اس سلسلہ میں بہت سی باتیں مجھے چھوڑنی پڑیں گی۔ چند باتیں جو میں اس وقت بیان کرنا چاہتا ہوں اُن میں تلاوتِ قرآن کریم کی کثرت بھی ہے۔

تلاوتِ قرآن کریم کا خُدا تعالیٰ کی صفتِ رحیمیت کے ساتھ بڑا گہرا تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ کے رحم کا ایک پہلو اس کی صفتِ رحیمیت کی وجہ سے جوش میں آتا ہے اور قرآن کریم کے فیوض سے وہی شخص مستفید ہو سکتا ہے جس کے لئے خدا تعالیٰ کی صفتِ رحیمیت جوش میں آتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے متعلق فرمایا ہے:-

"کسی فردِ انسان کا کلامِ الٰہی کے فیوض سے فی الحقیقت مستفیض ہو جانا اور اس کی برکات اور انوار سے متمتع ہو کر منزلِ مقصود تک پہنچنا اور اپنی سعی و کوشش کے ثمرہ کو حاصل کرنا یہ صفتِ رحیمیت کی تائید سے وقوع میں آتا ہے"۔

(براہین احمدیہ صفحہ ۲۵۲ طبع چہارم حاشیہ عـــــ۱۱)

پس قرآن کریم پر غور کرنا اور یہ عہد اور یہ نیّت کرنا کہ ہم اس کے احکام پر عمل کریں گے اور پھر عملاً سعی اور کوشش کرنا یہ ساری چیزیں اُس وقت ثمر آور ہوتی ہیں جب انسان اللہ تعالیٰ ہی کے فضل سے اُس کی

صفتِ رحیمیت کو جوش میں لاتا ہے

اور صفتِ رحیمیت کی برکت سے کلامِ الٰہی سیکھتا ہے۔

چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو بھی فرمایا ہے وہ قرآن کریم کی کسی نہ کسی آیت کی تفسیر ہی ہے۔ اس لئے آپؑ کی اس عبادت کی رُو سے

اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بتایا ہے

کہ میرے کلام کو، اس کلامِ عظیم یعنی اس قرآن کریم کو جو نُورِ محض کے چشمہ سے ہمارے لئے نُورِ محض بن کر نکلا ہے اس سے تم حقیقی فائدہ صرف اسی صورت میں اُٹھا سکتے ہو، اور اس کی برکات اور اس کے انوار تمہیں صرف اسی صورت میں حاصل ہو سکتے ہیں کہ تم اس کو غور سے پڑھو، قرآن کریم کے یہ برکات اور یہ انوار جن سے ہم نے متمتع ہونا ہے یہ فی ذاتہٖ ہمارا مقصود نہیں بلکہ یہ ذریعہ ہیں ایک اور مقصد کے حاصل کرنے کا اور یہ مقصد قُربِ الٰہی کا حصول ہے۔

غرض اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم قرآن کریم کے فیوض اور برکات اور اس کے انوار سے متمتع ہونے کے بعد قربِ الٰہی کو صرف اس صورت میں حاصل کر سکتے ہو کہ خُدا نے رحیم کی رحمت جوش میں آئے اور خُدا تعالیٰ کی رحمت کو جوش دلانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ:-

"جس قدر کسی کے دل میں خلوص اور صدق پیدا ہو جاتا ہے جس قدر کوئی جدّوجہد سے متابعت اختیار کرتا ہے اسی قدر کلام الٰہی کی تاثیر اس کے دل پر ہوتی ہے اور اسی قدر وہ اس کے انوار سے متمتع ہوتا ہے"۔

(براہین احمدیہ صفحہ ۲۵۲ طبع چہارم حاشیہ عـــــ۱۱)

کوشش اور مجاہدہ کی ضرورت

ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہ کوشش اور مجاہدہ پانچ جہتوں سے محفوظ کر کے ماہِ رمضان میں رکھا ہے یعنی ایک یہ کہ روزہ رکھنا ہے جس کے معنے ہیں کہ نفسانی شہوات سے پوری مستعدی اور پوری بیداری اور جوش کے ساتھ محفوظ رہنے کی کوشش کرنا اور جو اعمالِ صالحہ ہیں جن کو قرآن کریم نے بڑی وضاحت سے بیان کیا ہے اور جن کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا فضل جوش مارتا ہے اور انسان کو اللہ تعالیٰ کا قُرب حاصل ہوتا ہے یہ اعمال صالحہ بجا لانا۔ اللہ تعالیٰ کے حق کو ادا کرنا تلاوتِ قرآن کریم اور قیام اللیل کے ساتھ۔ میں تلاوتِ قرآن اس لئے کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طریق تھا کہ اگر کسی جگہ کوئی ایسی بات آتی یا آئی ایسا مضمون بیان ہوتا جس سے خُدا تعالیٰ کی بزرگی اور اس کی بڑائی اور اسکی رفعت ثابت ہوتی تو آپ اللہ تعالیٰ کی حمد میں لگ جاتے اور جس وقت وہ جگہ سامنے آتی جہاں خُدا تعالیٰ کے غضب اور اس کے قہر کا بیان ہوتا تو آپؐ استغفار میں لگ جاتے دراصل قرآن کریم کی تلاوت کا یہی طریق ہونا چاہیئے۔

پس رمضان میں ان ساری چیزوں کو اکٹھا کیا گیا ہے اور عبادات کا یہ مجموعہ

عظیم مجاہدہ اور عظیم کوشش ہے

اور یہ ایک ایسی کوشش ہے جس نے اس کے دن اور رات کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ ایسی کوشش ہے جس میں نفس کے حقوق کی ادائیگی کا بھی خیال رکھا گیا ہے اور دوسروں کے حقوق کی ادائیگی کا بھی خیال رکھا گیا ہے۔ تزکیۂ نفس اور طہارتِ قلب کی طرف بہت توجہ کی گئی ہے۔ اور ہر شخص کو سکھ پہنچانے اور ہر شخص کو دُکھوں سے محفوظ رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔

اور یہ مختلف کوششیں جن کا تعلق دن سے بھی ہے اور رات سے بھی، جن کا تعلق ایثار اور قربانی سے بھی ہے، یعنی شہوت سے بچنا اور کھانے پینے کو چھوڑنا اور جن کا تعلق مستعدی اور عزم و ہمت کے ساتھ غیروں سے حُسنِ سلوک سے پیش آنے سے بھی ہے۔ پھر ان کا تعلق حقوق اللہ سے بھی ہے۔ یعنی قرآن کریم کی کثرت سے تلاوت کرنا اور اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کی ثناء اور اس کی تسبیح کو کثرت سے بیان کرنا۔ اسی طرح ان کا مجموعی طور پر حقوق العباد سے بھی تعلق ہے پس قریباً تمام عبادات کے متعلق اُصولی طور پر یہیں اشارہ کر دیا گیا ہے۔ پس رمضان میں انسان خدا کی راہ میں گویا اپنی جدّوجہد کو اس کے کمال تک پہنچا دیتا ہے۔ اور جس وقت انسان اپنی کوشش کو اس کے کمال تک پہنچاتا ہے۔ اس وقت اگر اللہ تعالیٰ کا فضل جو دراصل اس کی رحیمیت کا فضل ہے جوش میں آئے تو اللہ تعالیٰ اس کو جزاء دیتا ہے۔ اور جس وقت اللہ تعالیٰ اپنی صفتِ رحیمیت کے ماتحت کسی سے سلوک کرنا چاہتا ہے تو صرف اس کی کوشش ہی کی اُسے جزاء نہیں دیتا بلکہ ایک تو اس کا فضل ہمیں اس طرح نظر آتا ہے کہ انسان بہر حال کمزور ہے وہ کوشش تو کرتا ہے، لیکن اس کی کوشش میں بہت سے نقائص رہ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی

صفتِ رحیمیت کے نتیجہ میں

ان نقائص کو دُور کرتا اور انسان کے اعمال کو ضائع ہونے سے بچا لیتا ہے۔ دوسرے یہ ہے کہ انسان کوشش کرتا ہے لیکن اس کی کوشش اپنے کمال کو نہیں پہنچ سکتی۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنی رحیمیت سے اس کو سہارا دیتا ہے اور اس کی کوشش کو کمال تک پہنچا دیتا ہے۔ پس نقص کوئی نہ رہا۔ اور کمال تک پہنچا دیا۔ اور یہ دونوں چیزیں اللہ تعالیٰ کی رحیمیت سے انسان کو حاصل نہیں ہوتیں کیونکہ انسانی کوشش کسی صورت میں بھی نقص سے خالی نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالیٰ ہی کی ایک ذات ہے جس کے اندر کوئی عیب نہیں۔ انسان نہ تو بے عیب ہے اور نہ اس کی کوئی کوشش مکمل اور غیر ناقص ہے۔ انسان کی کوشش کا نقص سے پاک ہونا ناممکن ہے۔ البتہ انسان کی سچی اور پُر خلوص کوشش کے نقص کو اللہ تعالیٰ دُور کر دیتا ہے۔ انسان کی کوئی ایسی کوشش نہیں ہو سکتی جو سو فیصدی کمال کو پہنچنے والی ہو۔ پس جہاں انسانی کوشش میں کوئی نقص ہوتا ہے۔ خُدا تعالیٰ کی رحیمیت اس نقص کو دور کر دیتی ہے۔ یا جہاں کوشش ادھوری ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحیمیت اس کو کمال تک پہنچا دیتی ہے۔ اور جب تک اللہ تعالیٰ کا یہ فضل شاملِ حال نہ ہو انسان نجات کو حاصل نہیں کر سکتا۔ اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

نجات اسی کی ہوگی

جو خدا تعالیٰ کے فضل کو حاصل کرے گا۔ کوئی شخص اپنی کوشش کے نتیجہ میں نجات حاصل نہیں کر سکتا۔ کیونکہ کوئی شخص اپنی کوشش کے نتیجہ میں یا اپنی تدبیر کے نتیجہ میں اپنے کسی کام کو مکمل اور بے عیب اور غیر ناقص نہیں بنا سکتا۔ اس کی کوشش سو فیصدی مکمل ہو ہی نہیں سکتی۔ کیونکہ غفلت سے، اور اُونگھ سے اور نیند سے تو اللہ تعالیٰ ہی کی ذات پاک ہے۔ انسان پر تو غفلت اور اونگھ اور نیند طاری ہو جاتی ہے۔ اور یہ اُونگھ اور نیند ہمیں یہی سکھاتی ہے کہ جس طرح جسمانی طور پر اونگھ اور نیند ہے اسی طرح رُوحانی طور پر بھی انسان پر اونگھ اور نیند کے زمانے آجاتے ہیں۔ پس جبکہ انسانی کوششوں پر اونگھ اور نیند کا زمانہ آتا ہے وہ مکمل کیسے ہو سکتی ہے۔ وہ مکمل ہو ہی نہیں سکتی۔ اور یہ ایک بڑی واضح اور موٹی بات ہے کہ جب تک کوئی کام اپنے کمال کو نہ پہنچے اس کی جزاء مل ہی نہیں سکتی۔ مثلاً جو شخص سو میل پیدل چلنے کے بعد ربوہ سے ایک میل کے فاصلہ پر آکر تھک کر بیٹھ گیا وہ ربوہ نہیں پہنچ سکتا۔ کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ ۱۰۱ میل کا سفر تھا سو میل طے کر لئے اب یہ سمجھ لیا جائے کہ یہ ربوہ پہنچ گیا۔ یہ کیسے سمجھ لیا جائے۔ عقل اس کو تسلیم نہیں کرتی اس لئے کہ جب تک کوشش مکمل نہ ہو اس وقت تک نیک نتیجہ اور بہترین ثمرہ نکل نہیں سکتا جو نکلنا

چاہیئے۔ اور اگر کوئی شخص ایک سو ایک میل کا سفر کر سکتا ہے لیکن راستہ میں بھٹک گیا اور اس نقص کی وجہ سے اِدھر اُدھر ہوتا چلا گیا اور اس میں طاقت ہی ۱۰۱ میل کا سفر کرنے کی تھی لیکن ۱۰۱ میل کا سفر کرنے کی کوشش کے باوجود آپ اس نقص کی وجہ سے ربوہ نہیں پہنچ سکا۔ پس اگر ایسا نقص ہو تو اللہ تعالیٰ اس نقص کو دور کر دیتا ہے۔ اور جب کوشش ناتمام ہو تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے تمام اور کامل کر دیتا ہے۔ اس کی مدد کرتا ہے۔ پس جب تک خدا تعالیٰ کی مدد انسان کے شامل حال نہیں ہوتی اس وقت تک اس کو اپنی کوشش کا ثمرہ نہیں مل سکتا اور ہماری عقل بھی یہی تسلیم کرتی ہے کہ اس کو کوئی ثمرہ نہیں ملے گا۔ غرض

نجات کے لئے اللہ تعالیٰ کا فضل ضروری ہے

اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر نجات ہو ہی نہیں سکتی۔ کیونکہ انسان کا کوئی عمل ایسا نہیں جو ناقص نہ ہو اور کوئی عمل ایسا نہیں جو ادھورا نہ ہو۔ انسان کا عمل سو فیصد مکمل نہیں ہو سکتا۔ اس نقص کو دور کرنے والا، اس کمی کو پورا کرنے والا اس ادھورے پن کو مکمل کرنے والا دراصل اللہ تعالیٰ ہی کا فضل ہوتا ہے۔ اس لئے جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال نہ ہو انسان کو نجات نہیں مل سکتی۔ اور اللہ تعالیٰ نے رمضان کے مہینے میں مختلف قسم کی کوششوں اور مجاہدات کو اکٹھا کر دیا ہے۔ جسم کا مجاہدہ ہے۔ زبان کا مجاہدہ ہے۔ اعمال کا مجاہدہ ہے۔ خدا تعالیٰ کی یاد میں اوقات بسر کرنے کا مجاہدہ ہے۔ قرآن کریم پر کثرت سے غور اور فکر اور تدبر کرنے کا مجاہدہ ہے اور بھی بہت سے مجاہدات اکٹھے کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دعا کیا کرو۔ دعائیں کرنا بھی ایک مجاہدہ ہے۔ میں نے ابھی نوافل کے متعلق جو کہا تھا وہ بھی دعائیں کرنے کے لئے ہوتے ہیں۔ یعنی سب کوششوں کے بعد خدا تعالیٰ سے یہ دعا کرنا کہ اے خدا! ہم نے اپنی طرف سے اپنی سی کوشش کر لی لیکن ہم جانتے ہیں کہ ہماری کوشش ناقص ہے اور ہم نے پورا زور لگایا لیکن ہم جانتے ہیں کہ ہم پورا زور لگائیں تب بھی وہ بات نہیں بنتی اور ہم منزل مقصود تک پہنچ نہیں سکتے۔ اس لئے ہم تیرے حضور عاجزانہ طور پر جھکتے ہیں اور تجھ سے مدد کے طالب ہوتے ہیں۔ اے رحیم خدا ہم پر رحم فرما۔ اور کوششوں اور سعی اور خلوص نیت میں اگر کوئی نقص ہے تو اس کو دور کر دے اگر کوئی کمی ہے تو اس کو پورا کر دے ہماری کوششیں ادھوری ہیں۔ ہم انسان ہیں ہماری کوششوں کے کمال تک پہنچنے کے لئے جس چیز کی ضرورت ہے وہ اپنے رحم سے مہیا فرما۔ اے رب رحیم! ہماری کوششوں کا وہ نتیجہ نکال جو ہمارے لئے جنت اور قرب اور رضا کے حصول کا باعث ہے اور ہم تیرے محبوب بن جائیں جس طرح کہ ہم سمجھتے ہیں کہ ہم تجھ ہی میں فنا ہو جانے کی ہمیشہ کوشش کرتے ہیں پس

رمضان کا بابرکت مہینہ آ رہا ہے

اس ماہ میں ہم نے خدا اور اس کے رسول کے حکم سے بہت سی کوششیں کرنی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو بھی اور مجھے بھی ان کوششوں کو صحیح طور پر اپنی اپنی استعداد کے مطابق کمال تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اے خدا! اے رحیم خدا! ہم جانتے ہیں کہ اگر تیری رحیمیت ہماری کوشش کو آخری مقصود تک پہنچانے میں اس کا سہارا نہ بنے تو ساری کوششوں کے باوجود ہم اپنی منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکتے پس ہمارے لئے اپنی رحمت کو جوش میں لا اور ہمیں وہ تمام نعمتیں اور انوار اور برکات وافر طور پر عطا فرما جن کا تعلق تیرے اس پاک ماہ رمضان سے ہے۔

اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن

رمضان کا بابرکت مہینہ آرہا ہے
...
(end of right columns)

راتوں کو اٹھ کر دعائیں کرنیوالے

ایک ہفتہ تک حضور کے سفر کی کامیابی کیلئے دعائیں کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی طرف سے خصوصی دعاؤں کی تحریک

ربوہ ۲۳۔ احسان (جون) حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے ان احباب سے جو راتوں کو اٹھ کر دعائیں کرنے کے عادی ہیں یا کبھی کبھی اٹھتے ہیں خصوصی ارشاد فرمایا ہے کہ وہ آئندہ بدھ سے ایک ہفتہ تک روزانہ خاص طور پر اٹھ کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے بیرونی ممالک کے سفر کی کامیابی کے لئے دعائیں کریں۔ حضور نے آج یہاں درس القرآن کلاس میں افتتاحی خطاب فرماتے ہوئے کہا کہ میرے اس سفر میں بہت برکتیں ہیں اس لئے احباب جماعت کو چاہیئے کہ بہت دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اب اپنے فضل سے تمام کام سنوار دے اور اس سفر کا جو مقصد ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت دنیا میں قائم ہو اور نوع انسانی کے دل میں عظمت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پیدا ہو جائے۔ اس کے پورا ہونے کے لئے بہت دعائیں کریں۔ حضور نے فرمایا کہ ہماری جماعت میں ایک مرکزی حصہ ہے جس کے لوگ مسلسل اور متواتر پچھلی رات کو جاگتے اور دعائیں کرتے ہیں اور بعض وہ لوگ ہیں جو کبھی کبھی اٹھتے ہیں۔ ایسے لوگ ایک ہفتہ تک میرے اس سفر کی کامیابی کے لئے دعائیں کریں۔ حضور نے فرمایا کہ اس حصے میں بہت سے بڑے بچے مرد اور عورتیں شامل ہیں اور بہت لوگوں کو رات کو اٹھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ جھکنے کی عادت ہے۔ ایسے لوگوں کو میری ہدایت ہے کہ وہ خاص طور پر یہ دعا کریں کہ نوع انسانی سکھ حاصل کرنے میں کامیاب ہو اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو نوع انسانی کے دکھ دور کرنے کی توفیق دے۔ حضور نے فرمایا کہ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اہل ربوہ اور اہل وطن کو ہر قسم کے ابتلاء تکالیف اور دکھوں سے محفوظ رکھے۔ کیونکہ ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے ہر حال میں انسان کا خیر خواہ بنایا ہے۔ ہم ہمیشہ ہی دعائیں کرتے رہیں گے۔ حضور نے فرمایا بہت سے ممالک میں غربت زیادہ ہے لوگ سیاسی تکالیف میں مبتلا ہیں بہت سارے خطے ایسے ہیں جن میں سیاسی استعدادیں پورے طور پر نشوونما نہیں پا رہی ہیں۔ ان کے لئے دعائیں کریں اللہ تعالیٰ انسان کو توفیق دے کہ وہ اپنی بھلائی کے مال و دولت علم اور سمجھ بوجھ کا جائز استعمال کرے تاکہ وہ دن جلد آئے کہ ساری دنیا ایک خاندان کی حیثیت سے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو کر اپنی زندگی بسر کرنے والی بنے۔

اس کے بعد حضور نے دعا کروائی اور تو بجکر ۵۰ منٹ پر افتتاحی اجلاس کا اختتام ہوا۔

اظہار تشکر اور درخواست دعا الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و احسان اور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث کی خاص توجہ، عنایت اور دعاؤں نیز محترم حضرت ناظر صاحب خدمت درویشان و محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی عنایات خاصہ اور شفقت و توجہ کے سبب خاکسار کی اہلیہ صاحبہ کے دل کے والو کا اپریشن نہایت کامیابی سے سرانجام پایا۔ اس تعلق میں خاکسار جہاں مذکورہ بزرگان کا بیحد ممنون اور زیر بار احسان ہے وہاں جماعت احمدیہ مدراس کے سبھی افراد خصوصاً محترمہ ڈاکٹر آصفہ زہرا صاحبہ، محترم احمد اللہ صاحب، محترم شیخ رفیق احمد صاحب اور برادرم مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہے جن کی خاص کوششوں، ہمدردانہ سلوک اور خلوص و جذبۂ اخوت کی وجہ سے مذکورہ نازک اپریشن بخیر و خوبی انجام پایا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔ بزرگان کرام اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمادیں مولا کریم خاکسار کی اہلیہ کو صحت و سلامتی کی لمبی عمر عطا فرمائے اور ہمیں بیش از بیش خدمات دینیہ بجا لانے کی توفیق دے۔ آمین۔

خاکسار:۔ محمد کریم الدین شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان حال نزیل مدراس

آل صوبہ جموں احمدیہ مسلم کانفرنس امسال جماعت احمدیہ صوبہ جموں کی سالانہ کانفرنس بتاریخ ۶۔ ۷۔ ۸ تبوک (ستمبر) کو پونچھ کے تاریخی شہر میں منعقد ہو رہی ہے انشاء اللہ۔ جملہ احباب کرام سے درخواست ہے کہ اس کانفرنس میں شرکت کیلئے ذہنی طور پر ابھی سے پروگرام بنالیں اور کانفرنس کی کامیابی اور بابرکت ہونے کیلئے دعائیں بھی کرتے رہیں۔

خاکسار: بشارت احمد بشیر صدر مجلس استقبالیہ۔ پتہ برائے خط و کتابت: مکرم چوہدری شمس الدین صاحب P.O. NONABANDI DT. POONCH (J.K.)

تاریخِ اسلام

چار فیصلہ کن جنگیں جو رمضان میں لڑی گئیں

مکرم چوہدری عبدالرب صاحب غیرت انسپکٹر بیت المال، ربوہ

تاریخ اسلام میں کئی ایسی جنگیں ہوئی ہیں جو رمضان المبارک کے مہینے میں لڑی گئیں۔ مجاہدین اسلام نے بھوک کے پیاسے رہ کر بھی وہ دادِ شجاعت دی اور وہ کارہائے نمایاں انجام دیئے جن کی مثال دنیا میں کم ملتی ہے۔ یہ مجاہدین عام طور پر رات کو عبادت اور دن کو میدانِ جنگ میں دشمنوں کے مقابلہ میں صف آرا ہو جاتے۔ بھوک اور پیاس کی وجہ سے انہیں جو کمزوری لاحق ہوتی اسے وہ روحانی بل بوتے پر کبھی خاطر میں نہ لاتے بلکہ روحانی خدائی طاقت پر بھروسہ کرتے تھے اور اپنے سے کئی گنا زیادہ مادی طاقت و قوت اور ساز و سامان رکھنے والے عام طور پر ان مجاہدین سے بری طرح شکست کھا کر تباہی کا منہ دیکھتے تھے۔ بطور مثال چند جنگوں کا ذکر ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے

جنگِ بدر

تاریخ اسلام میں اس جنگ کو زبردست اہمیت حاصل ہے۔ یہ پہلی جنگ تھی جس میں حق کو باطل پر فتح نصیب ہوئی۔ سید سلیمان ندوی لکھتے ہیں:-

"خدا کی عجیب قدرت ہے کہ تین سو تیرہ آدمیوں نے جو ہتھیاروں سے پوری طرح سجے نہ تھے ایک ہزار کی فوج کو شکست دے دی۔ یہ حق اور باطل اندھیرے اور اجالے کا معرکہ تھا۔ حق نے فتح پائی اور باطل نے شکست کھائی اندھیرا چھٹ گیا اور اجالا چھا گیا۔"

اس جنگ میں مسلمانوں کی فتح کے کیا اثرات مرتب ہوئے اس کے متعلق سید سلیمان ندوی صاحب لکھتے ہیں:-

"بدر کی جیت نے مسلمانوں کی قسمت کا پانسا پلٹ دیا۔ اور وہ صرف ایک مذہب اور ایک نظامِ الٰہی کے داعی ہی نہیں تھے بلکہ اُٹھتی ہوئی سیاسی قوت بھی تھے جس کا مقصد نہ صرف عرب کی چھوٹی چھوٹی سینکڑوں بے نظام ریاستوں کی جگہ ایک مضبوط اور باقاعدہ حکومت کھڑی کرنا بلکہ قیصر و کسریٰ کی ظالمانہ حکومتوں کو مٹا کر دنیا میں عدل و انصاف اور برابری اور مساوات کی حکومت قائم کرنا تھا۔"

(رحمت عالم صفحہ ۶)

اور سیرۃ النبی میں علامہ شبلی نعمانی لکھتے ہیں:-

"بدر کے معرکہ نے مذہبی اور ملکی حالات پر گوناگوں اثرات پیدا کئے اور حقیقت میں یہ اسلام کی ترقی کی راہ میں قدم اولین تھا۔ قریش کے بڑے بڑے رؤسا جن میں سے ایک ایک اسلام کی ترقی کی راہ میں سدِ آہن تھا فنا ہو گئے۔"

جنگِ ہسپانیہ

یہ معرکہ ہسپانیہ کی سرزمین پر طارق بن زیاد اور اسپین کے بادشاہ راڈرک کے درمیان ہوا تھا۔ مسلمان مجاہدین کی کل تعداد بارہ ہزار تھی۔ لیکن راڈرک کے پاس پورے ساز و سامان سے مسلح ایک لاکھ کا عظیم لشکر تھا۔ مسلمان مجاہدین میں سے بعض کے پاس تو تلوار تک نہ تھی۔ کئی تو ایسے تھے جن کے پاس کلہاڑے تھے۔ کسی کے پاس صرف نیزے تھے اور گھوڑے تو صرف چند سو تھے۔ ان نیم مسلح اور بے سر و سامان مجاہدوں سے ٹکرانے کے لئے شاہی فوج بڑی دھوم دھام سے ساحل کی طرف بڑھ رہی تھی۔

راڈرک ایک پر تکلف ہاتھی دانت کی گاڑی پر سوار تھا۔ سر پر ایک شاہی چھتر سایہ افگن تھا جس میں بے شمار جواہرات اور موتی جڑے تھے۔ نہ صرف وہ بلکہ اس کے امراء اور مصاحبین بھی جواہرات پہنے ہوئے تھے۔ ان کو دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ لوگ لڑنے کے لئے نہیں بلکہ جواہرات کی نمائش کرنے کے لئے آئے ہیں۔ شراب کی صراحیاں اور پیمانے تک بھی ان کے ساتھ تھے۔ ایک لاکھ سپاہیوں کے اس عظیم لشکر کو دیکھ کر مسلمان مجاہدین کچھ مرعوب سے نظر آنے لگے۔ لیکن طارق کی ایک نہایت ہی اثر انگیز تقریر نے ان کے حوصلے بلند کر دیئے۔

۲۷۔ رمضان المبارک کو لڑائی کا آغاز ہوا تو مسلمان روزے سے تھے۔ مگر ان کے قویٰ پر روزے کا کوئی اثر نہ تھا وہ بڑی جانبازی اور دلیری کے ساتھ دشمن پر بڑھ چڑھ کر حملے کر رہے تھے۔ یہ لڑائی ۵۔ شوال یعنی آٹھ روز تک جاری رہی۔ آٹھویں دن مسلمان فتحیاب ہوئے۔ راڈرک میدان جنگ میں مارا گیا۔ بعض مورخین کے مطابق اس لڑائی میں پانچ ہزار ہسپانوی مارے گئے۔ تیس ہزار قید ہوئے اور باقی بھاگ گئے۔ جو سامان مسلمانوں کے ہاتھ آیا اُن میں ہزاروں تلواریں ایسی تھیں جن کے دستے سونے کے تھے سینکڑوں ایسی تھیلیاں جن پر جواہرات جڑے تھے۔

معرکہ سندھ ۱۰۔ رمضان المبارک ۹۳ھ

اس معرکہ میں سترہ سالہ نوجوان مجاہد محمد بن قاسم نے ... راجہ داہر کی فوجیں شکست پر شکست کھا رہی تھیں۔ جب اس کا بیٹا بھی مسلمانوں کے مقابلہ میں ناکام ہو گیا تھا تو وہ خود مجاہدینِ اسلام کے مقابلہ میں نکلا اور نکلا بھی کس شان سے۔ آگے آگے جنگی ہاتھی تھے ان کے بعد ۱۰ ہزار زرہ پوش سوار اور پھر ۳۰ ہزار پیادے جو بہترین ہتھیاروں سے مسلح تھے ہاتھیوں کی ... ساٹھ جنگی ہاتھی تھے۔ قلب لشکر میں چیدہ چیدہ سرداروں اور جانثاروں کا گروہ راجہ داہر کے کوہ پیکر سفید ہاتھی کو گھیرے ہوئے تھا۔ ہاتھی پر داہر قیمتی زرہ بکتر پہنے ہتھیار سجائے بڑی شان سے بیٹھا تھا۔ پان کھلانے اور تیر پکڑانے کے لئے دو کنیزیں خواصی میں ساتھ تھیں۔ اس زبردست لشکر کے مقابلہ میں مجاہدین کی تعداد صرف ۱۵ ہزار کے قریب تھی۔ بعض مورخین اس سے بھی کم بتاتے ہیں۔ صبح کی نماز اور دعائے فتح و نصرت کے بعد مسلمانوں نے جنگ شروع کی دونوں فوجیں ایک دوسرے سے ٹکرا گئیں گھمسان کا رن پڑا۔ راجہ داہر کے سپاہیوں نے خوب جانثاری کے جوہر دکھائے مسلمان بھی خوب جی توڑ کے لڑے۔ آخر جہاد فی سبیل اللہ کا جذبہ غالب آ گیا اور دن ڈھلتے ڈھلتے مخالف فوج کی صفیں ٹوٹ گئیں۔ مسلمانوں نے ہاتھیوں کا یہ علاج کیا کہ ان پر تیل کی آگ برسائی۔ راجہ داہر کے ہاتھی کی بھی عماری میں آگ لگ گئی۔ ہاتھی بھاگا اور قریب کی ندی یا جھیل میں جا گھسا اس پانی کے کنارے راجہ داہر بہادری کے جوہر دکھاتا ہوا مارا گیا۔ فتح کے بعد بہت سے مجاہدین فتح کی شکرگزاری میں رات بھر جاگے اور خدا کی حمد و ثنا کرتے رہے۔

چوتھی جنگ زلاقہ ۴۷۹ھ

امیر یوسف بن تاشقین شمالی افریقہ کے حکمران تھے۔ بہت ہی دیندار اور خدا پرست تھے۔ اسلام اور مسلمانوں کی محبت ان کے سینہ میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ اسپین میں مرکزی حکومت نہ ہونے اور وہاں کے مسلمانوں کی آپس کی نا اتفاقی کی وجہ سے ہسپانوی عیسائی مسلمانوں پر چھائے ہوئے تھے۔ اور ان کے بہت سے علاقے فتح کر لئے تھے۔ جب عیسائی فرمانرواکا ظلم و تشدد حد سے بڑھ گیا اور اسپین میں مسلمانوں کے وجود کو ہی خطرہ پیدا ہو گیا تو قرطبہ کے حکمران معتمد نے امیر کی خدمت میں ایک وفد مراکش بھیجا اور ان سے درخواست کی کہ وہ اندلس کے مسلمانوں کی امداد کو آئیں۔ امیر یوسف نے جب مسلمانوں پر عیسائیوں کے مظالم کی روداد سنی تو ان کا دل بھر آیا ان کی آنکھیں بھر آئیں اور وہ مسلمانوں کو عیسائیوں کے ظلم و ستم سے چھڑانے کے لئے ہسپانیہ روانہ ہو گئے۔ زلاقہ کے میدان میں اسلامی اور عیسائی فوجیں ایک دوسرے کے مقابلہ میں ... امیر یوسف کے ساتھ صرف ... تھے اس کے مقابلہ میں عیسائیوں کا لشکر ساٹھ ہزار سپاہ پر مشتمل تھا جس میں کئی ہزار فرانسیسی سپاہی بھی شامل تھے۔ پادریوں نے مسیحؑ اور مریمؑ کی عظمت کے واسطے دے کر عیسائیوں کو اس جنگ میں شرکت کے لئے ابھارا تھا۔

جنگ شروع ہوئی تو امیر یوسف بن تاشقین جن کی عمر ستر سال کے قریب تھی ایک نوجوان سال مجاہد کی طرح اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے وہ کبھی ایک صف کے سامنے جاتے اور کبھی دوسری کے اور مجاہدین کے جذبہ جہاد کو ابھارتے۔ یہ انہی کی ترغیب اور حوصلہ افزائی کا اثر تھا کہ مسلمان سپاہی موت سے بے پرواہ ہو کر دشمن کی صفوں میں گھس گئے اور شام تک عیسائی فوج کو گاجر مولی کی طرح کاٹ کر رکھ دیا۔ زلاقہ کا میدان دشمنوں کی نعشوں سے پٹا پڑا تھا۔ کوئی جگہ ایسی نہ تھی جہاں دشمن کی نعشیں نہ پڑی ہوں۔ عظیم اپنے خیمے اور ساز و سامان بھی پیچھے چھوڑ کر بھاگ گیا تھا۔ (منقول از ماہنامہ مصباح ربوہ شہادت اپریل ۱۹۸۰ء)

ایک تبلیغی وتربیتی سفر کے قلبی تاثرات

از مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ انچارج احمدیہ دار التبلیغ بمبئی۔

تاریخ مذاہب ایسی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے کہ کسی جھوٹے دعویدار کی جو سچا نبی اللہ ہونے کا مدعی ہو اللہ تعالیٰ نے مدد کی ہو اور پھر اس کو ماننے والوں کی ایک ایسی جماعت عطا کی ہو جو دل وجان سے اس پر قربان ہونے کے لئے تیار ہو۔ قرآن حکیم جو مکمل ضابطہ حیات اور آخری شریعت ہے اس میں بھی اللہ تعالیٰ نے واشگاف الفاظ میں اسی بات کا اظہار فرمایا ہے کہ جھوٹا مدعی میرے عذاب سے بچ نہیں سکتا لیکن برا ہو تعصب اور ہوسِ اقتدار کا جس نے علماء کی آنکھوں پر سیاہ عینک چڑھا رکھی ہے کہ وہ حقیقت کو سمجھنے سے گریزاں ہیں۔ اگر ایک طرف یہ علماء عوام الناس کو دھوکا دے رہے ہیں تو دوسری طرف خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت اس بات کی غمازی کر رہی ہے کہ بہت جلد دنیا والے اس مامور، معصوم اور مظلوم انسان کی زبانِ مبارک سے نکلے ہوئے ان کلمات کو پوری آب وتاب کے ساتھ پورا ہوتے ہوئے دیکھیں گے کہ:

امروز قوم من نہ شناسد مقامِ من
روزے بگریہ یاد کند وقتِ خوشترم

ابھی کچھ عرصہ قبل اس احقر کو اپنے بزرگان کے ساتھ جنوبی ہند کی بعض جماعتوں میں تبلیغی وتربیتی دورہ پر جانے کا اتفاق ہوا۔ جہاں جہاں ہم گئے وہاں شاندار وسیع پیمانے پر جلسے منعقد ہوئے جن میں صرف احمدی ہی نہیں بلکہ خلافِ معمول کثرت سے غیر از جماعت دوست بھی شرکت کرتے رہے باوجود اس کے کہ معاندانہ لٹریچر جماعت کے خلاف کثرت سے تقسیم کیا گیا پھر بھی لوگوں کے اشتیاق میں کمی نظر نہیں آتی تھی۔

ایک طرف یہ حال ہے کہ لوگ یعنی غیر از جماعت دوست اب قریب ہو رہے ہیں۔ دوسری طرف تمام جماعتوں میں جو نشأۃِ ثانیہ کا مبارک دور چل رہا ہے وہ اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ افرادِ جماعت اپنے امام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پروگراموں کی حقیقت کو جانتے ہیں اور کوشاں ہیں کہ کسی بھی پروگرام کو چھوڑ کر خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب نہ بنیں ہم نے اپنے بھائیوں کے مضطربانہ جذبات کا اندازہ کیا کہ وہ کس طرح اس بات کے خواہشمند ہیں کہ وہ اپنے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیارت سے مشرف ہوں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کے لئے ایسے سامان پیدا کرے آمین حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی معرکۃ الآراء کتاب "الوصیت" میں جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے نہایت ہی پیار بھرے انداز میں فرمایا تھا کہ:۔

"تم غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔"

حضور کے اس ارشاد میں قدرتِ ثانیہ سے مراد خلافت علیٰ منہاج نبوت کا قیام ہے۔ مطلب واضح ہے کہ سلسلہ خلافت قیامت تک منقطع نہیں ہوگا پس تم ہمیشہ اس دائم اور نہ منقطع ہونے والے سلسلۂ خلافت کی قدر کرو اس کی حقیقت کو پہچاننے کی کوشش کرو۔ تمہاری سب پریشانیوں اور مسائل کا حل اسی میں ہے۔ پس یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل واحسان ہے کہ موعود اور بابرکت سلسلۂ خلافت جماعت میں جاری ہے اور خلیفۂ وقت کی قیادت میں جو جہادِ کبیر ہو رہا ہے اس کی مثال کسی اور جگہ نہیں ملتی جماعت کا ہر بڑا اور چھوٹا ہر امیر اور غریب اس بات کا عہد کرتا ہوا ملتا ہے کہ انشاء اللہ اگر ضرورت پڑے تو ہم خلیفۂ وقت کے لئے اپنی جانیں بھی دینے سے دریغ نہیں کریں گے۔

یہ سب مشاہدات ہیں جو میں نے اپنے بزرگان کی معیت میں ۱۵؍۸ سے ۱۴؍۸ کے سفر میں کئے ہیں یہ ایک مہینے کا تبلیغی وتربیتی دورہ دراصل میرے ایمان۔ میرے عقائد۔ میرے جذبۂ قربانی کے لئے بھی نشأۃِ ثانیہ کا دور تھا۔ اس سفر کے دوران ہم حیدرآباد۔ جڑچرلہ جنتہ کنٹہ۔ مدراس۔ پیشموگہ۔ بنگلور۔ کالی کٹ پینگاڈی۔ کوڈالی۔ کیننا نور۔ الاپی۔ کوڈنگیلی کی جماعتوں میں گئے اور اپنے احباب کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ اس دوران جو خلوص، پیار اور محبت۔ برادرانہ ہم آہنگی نظر آئی اس کی نظیر دوسری جگہ ملنا مشکل ہے۔

آج جماعتِ احمدیہ جس تیزی سے ترقی کر رہی ہے اور ایک سمندر کی شکل اختیار کر رہی ہے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اب تو تھوڑے رہ گئے دجال کہلانے والے ظلمت گمراہی کے بادل چھٹ رہے ہیں سنجیدہ طبقہ اس چودھویں صدی ہجری کے اختتام کا منتظر ہے اور ایسا لگتا ہے کہ اب خدا تعالیٰ کا فضل ہر کسی کو اپنے اندر لینے والا ہے۔ واللہ المستعان۔

خلافت سے گہری وابستگی اور پیار۔ افرادِ جماعت کا آپس میں خلوص ومحبت جماعت احمدیہ کی مالی اور تعداد کے لحاظ سے ترقی ان تمام امور کو دیکھ کر حضرت مسیح موعود کا ابتدائی زمانہ یاد آتا ہے کہ کس طرح ایک گمنام بستی سے، بظاہر ایک گمنام انسان۔ انتہائی بے سروسامانی اور بے کسی کی حالت میں یہ اعلان کرتا ہے کہ میں خدا تعالیٰ کا مامور ہوں جو اس زمانے کی اصلاح وہدایت کے لئے بھیجا گیا ہے آپ کا اعلان کرنا ہی تھا کہ دنیا والوں نے اسے پاگل کی بڑ سمجھا۔ ان کم ظرفوں اور نادانوں نے اس معصوم ومظلوم انسان پر وہ ظلم ڈھائے جس سے انسانیت لرز اٹھی اور ایسے ایسے کلمات کہے کہ شرافت کا دیوالہ نکل گیا اور اب تک یہ سلسلہ برابر جاری ہے لیکن قربان جائیں اس مقدس مامور پر جو طرح طرح کے ظلم سہتا رہا لیکن خدا تعالیٰ کے وعدوں سے اتنا مطمئن تھا کہ برابر ایک طرف اپنے آقا ومطاع محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں مخمور ہی کہتے رہا ہے

اے دل تو نیز خاطرِ ایناں نگاہ دار
کآخر کنند دعویٔ حبِّ پیمبرم

کہ اے مولا کریم میرا دل نہیں چاہتا کہ ان لوگوں کے خلاف جو میرے آقا ومطاع سے محبت کا دم بھرنے والے ہیں کچھ کہوں بس تو ان کو سمجھ دے یہ نا سمجھ ہیں دوسری طرف اپنے غلاموں کو یہ کہتا رہا کہ مجھے بہت بڑی جماعت دے گا اور میرے محبّوں کا گروہ بڑھائے گا جو مجھ پر دل وجان سے قربان ہونے والے ہوں گے۔

پس آج ہم خود مشاہدہ کرتے ہیں کہ وہ انسان جو ایک گمنام بستی سے انتہائی گمنامی کی حالت میں مدعی ہوا اس نے اپنے فیض سے دنیا کے ہر حصے کو سیراب کیا اور آج اس پر ایک کروڑ سے زائد لوگ سلام بھیجتے ہیں ؎

ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ لوگو کچھ نظیر
میری جیسی جس کی تائیدیں ہوئی ہوں بار بار

حضرت مسیح موعود کے یہ الہامات آج جس شان سے پورے ہو رہے ہیں وہ مخالفین کو غور وفکر کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔

ایک ماہ کے سفر کے دوران میری ملاقات ہزاروں فدائیانِ مسیح ومہدی علیہ السلام سے ہوئی ان میں ہر طبقہ کے لوگ تھے علماء بھی اور غیر علماء بھی۔ لکھ پتی بھی اور غریب بھی آفیسران بھی اور دوسرے لوگ بھی لیکن سب کی زبان پہ

اے مسیحِ وقت تجھ پر سلام

کے ورد سے تر تھی۔

ایک طرف افرادِ جماعت کا خلوص اور پیار دوسری طرف مصاحبین سفر کا خلوص اور محبت اس دو طرفہ پیار کو دیکھ کر ہمارا سر آستانۂ الوہیت پر بے اختیارانہ جھک جاتا ہے اور دل کی گہرائیوں سے یہ دعا نکلتی ہے اے مسیح پاک علیہ السلام تجھ پر خدا تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں ہوں کہ تو نے اگر ہمیں بھائی بھائی بنا دیا ورنہ ہماری حالت نہ معلوم کیا ہوتی۔ كُنْتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا۔

مولا کریم ہمارے ان بھائیوں پر اپنے فضل اور رحمت کی بارش برساتا رہے اُن کے اموال ونفوس میں برکت ڈالے اور ان کو اپنی معرفت سے وافر حصہ عطا کرے تاکہ وہ دنیا کی صحیح رہنمائی کر سکیں آمین اللّٰھم آمین

اعلانِ نکاح

بتاریخ ۱۳؍احسان بروز جمعہ بعد نماز عصر میرے چچا مکرم عبد المجیب صاحب گلبرگہ کے مکان پر محترم سیٹھ محمد رفعت اللہ صاحب غوری قاضی جماعت احمدیہ یادگیر نے عزیزہ حینہ بیگم صاحبہ بنت مکرم لعل محمد صاحب شوراپوری کا نکاح عزیزم محمد عبد الغفار صاحب باجوا ابن مکرم نذیر احمد صاحب قلعی گر یادگیر کے ساتھ مبلغ ۹۵۱؍ روپے حق مہر پر پڑھا۔

مکرم نذیر احمد صاحب قلعی گر نے اس خوشی میں مختلف ملات میں شکرانہ کے طور پر مبلغ ۱۰۱؍ روپے ادا کئے ہیں فجزاہ اللہ احسن الجزاء بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے موجبِ برکت اور بہتر ثمراتِ حسنہ بنائے آمین

خاکسار: عبد الحفیظ گلبرگی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ یادگیر

ہفتۂ اطفال کے سلسلہ میں مجالس کی مساعی

مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

مکرم ماسٹر یعقوب احمد صاحب ناظم اطفال کے مرتب کردہ پروگرام کے مطابق مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے زیرِ اہتمام مورخہ ۲۵ رتا ۳۱ رمئی ہفتۂ اطفال منایا گیا جو بفضلہٖ تعالیٰ بہت کامیاب رہا۔

نمازوں کا پروگرام:۔ حسبِ پروگرام تمام اطفال فجر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں مسجد اقصیٰ میں اور نماز ظہر مسجد مبارک میں ادا کرتے رہے نیز نماز فجر کے بعد مسجد اقصیٰ میں اجتماعی تلاوت اور اس کے بعد مزار مبارک پر اجتماعی دعا ہوتی رہی۔

علمی مقابلہ جات:۔ مورخہ ۲۵/۵ کو بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں اطفال کا تلاوت کلام پاک کا، مورخہ ۲۶/۵ کو نظم خوانی کا اور مورخہ ۲۸/۵ کو تقاریر کا مقابلہ کروایا گیا۔ ہر سہ مقابلہ جات میں اطفال نے ذوق و شوق سے کثیر تعداد میں حصہ لیا اس کے علاوہ مورخہ ۲۷/۵ کو یوم خلافت کی تقریب میں جملہ اطفال کو حاضر کیا گیا اسی روز بعد نماز مغرب اطفال الاحمدیہ کا کھانا اجتماعی کا پروگرام رکھا گیا تھا جس میں جملہ اطفال نے حصہ لیا۔

مورخہ ۲۹/۵ کو دس سے پندرہ سال تک کے اطفال کو سیر و تفریح کی غرض سے ہرچووال نہر پر لے جایا گیا جہاں نہر اکی کے علاوہ تلاوت، عہد اور نظم خوانی کے بعد دلچسپ لطائف و سبق آموز کہانیوں کے سنانے کا پروگرام بھی رکھا گیا تھا۔ ظہر و عصر کی نمازیں وہیں پر جمع کرکے ادا کی گئیں۔

مورخہ ۳۰/۵ بروز جمعہ مجلس خدام الاحمدیہ کی درخواست اور محترم امیر صاحب کی ہدایت پر محترم خطیب صاحب نے خطبہ جمعہ میں والدین کو اطفال کی تربیت اور مجلس سے اس سلسلہ میں تعاون کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اسی روز بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا جس میں مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم مہتمم اطفال مجلس مرکزیہ نے تربیتی خطاب فرمایا۔

ورزشی مقابلہ جات:۔ حسبِ پروگرام اس پورے ہفتہ کے دوران روزانہ بعد نماز عصر احمدیہ گراؤنڈ میں فٹ بال، والی بال، رنگ، ہائی جمپ، لانگ جمپ، دوڑ اور دیگر ورزشی مقابلہ جات کروائے جاتے رہے۔

ہم محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ، مکرم ناظم صاحب اطفال، انکے نائبین، مکرم ناظم صاحب تربیت مجلس خدام الاحمدیہ اور تمام اراکین مجلس خدام الاحمدیہ نیز مکرم شیخ مسعود احمد صاحب انیس مربی اطفال کے مشکور ہیں کہ انہوں نے اس ہفتہ کو کامیاب بنانے میں ہمیں ہر قسم کا تعاون دیا فجزاہم اللہ۔

تقسیم انعامات:۔ مورخہ ۵/۸۰ بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ میں محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان کی زیرِ صدارت بچوں میں انعامات اور شیرینی تقسیم کی گئی۔ اس تقریب کے دوران صدر جلسہ نے نہایت اچھے رنگ میں بچوں کو نصائح سے نوازا۔ اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر مساعی میں برکت ڈالے اور ہمارے بچوں کو جو آئندہ قوم کے خدام اور انصار ہوں گے نیک صالح اور خادمِ دین بنائے آمین

خاکسار: عنایت اللہ مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مجلس خدام الاحمدیہ بنگلور

مرکزی ہدایت کے مطابق مورخہ ۳۰/۵/۸۰ کو بعد نماز جمعہ ہفتۂ اطفال کے تعلق سے ایک جلسہ منعقد کیا گیا تلاوت و نظم اور عہد کے بعد پہلی تقریر مکرم مرزا عبدالرحمٰن بیگ صاحب (سیکرٹری تربیت) نے کی موصوف نے بچوں کی تعلیمی و تربیتی اہمیت کو احسن رنگ میں واضح کیا۔ دوسری تقریر خاکسار نے کی خاکسار نے "قوا انفسکم واھلیکم نارًا" کی تشریح کرتے ہوئے "ہفتۂ اطفال" منانے کی غرض و غایت کو واضح کیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی روشنی میں والدین سے درخواست کی کہ وہ اپنے بچوں کی دینی تعلیم کی طرف بھی خصوصی توجہ دیں۔

جلسہ نصف گھنٹے تک جاری رہا۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ صحیح معنوں میں ہمیں خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ علمی و ورزشی مقابلہ جات انشاء اللہ ۱۵/۶/۸۰ بروز اتوار کرائے جائیں گے۔ خاکسار: بی ایم کریم احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ بنگلور

مجلس خدام الاحمدیہ بارھی پورہ

مورخہ ۲۵ رتا ۳۱ رمئی مقامی مجلس کے زیرِ اہتمام "ہفتۂ اطفال" کے سلسلہ میں مختلف تربیتی، علمی اور ورزشی پروگرام بروئے کار لائے گئے۔ اس دوران پانچ شبینہ اجلاسات کی صدارت کے فرائض علی الترتیب مکرم عبدالحمید صاحب ٹاک، مکرم میر شمس الدین صاحب، اور مکرم میر عبدالرحمٰن صاحب قائد مقامی نے انجام دئے۔ عزیز کرامت اللہ ٹاک، عزیز محمود احمد ٹاک، عزیز منور احمد ٹاک اور عزیز مبشر احمد خان نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ عزیز شفقت اقبال، عزیز وحید احمد خان، عزیز جاوید نذیر احمد خان، عزیز ارشد احمد میر اور عزیز مبارک احمد خان نے عہد دہرایا۔ عزیز جاوید مبارک خان۔ عزیز اکرام اللہ ٹاک، عزیز مبشر احمد خان، عزیز محمود احمد ٹاک اور عزیز وحید احمد خان نے نظمیں پڑھیں۔ عزیز منور احمد ٹاک، عزیز مبشر احمد خان، عزیز محمود احمد ٹاک، عزیز محمود احمد خان، عزیز جاوید مبارک خان اور عزیز اکرام اللہ ٹاک نے مختلف تربیتی و ایمان افروز اقتباسات پڑھ کر سنائے خاکسار مظفر احمد ٹاک، مکرم میر عبدالرحمٰن صاحب قائد مقامی، مکرم غلام نبی صاحب ناظر، مکرم ڈاکٹر میر صلاح الدین صاحب، مکرم عبدالحمید صاحب ٹاک اور مکرم میر شمس الدین صاحب نے مختلف تربیتی عنوانات پر تقاریر کیں عزیز منور احمد ٹاک نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کا ایک ایمان افروز واقعہ کا کشمیری میں ترجمہ کیا۔ تیسرے روز ورزشی مقابلہ جات ہوئے جن میں اوّل۔ دوم۔ سوم آنے والے اطفال کو انعامات دئے گئے۔ ان اجلاسات کے علاوہ ایک خصوصی تربیتی کلاس کا بھی اہتمام کیا گیا جس میں دیگر امور کی انجام دہی کے علاوہ نصاب "ستارۂ اطفال" بھی پڑھایا گیا۔ اجلاسات میں اطفال کے علاوہ دیگر احباب نے بھی شمولیت اختیار کی اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے بچوں کی صحیح رنگ میں جسمانی و روحانی نشو و نما کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار: مظفر احمد ٹاک ظفر ناظم شعبۂ اطفال مجلس خدام الاحمدیہ، بارھی پورہ

مجلس خدام الاحمدیہ [illegible]

ہفتۂ اطفال مطابق ماہ مئی ۲۵ رتا ۳۰ رمئی شاندار طریق پر منایا گیا جس میں تمام اطفال ذوق و شوق سے حصہ لیتے رہے۔ ہفتہ بھر نصاب "ستارۂ اطفال" و "مثال اطفال" پڑھ کر سنائے گئے اور زبانی امتحان بھی لئے گئے۔ حسن قرأت، نظم خوانی، تقاریر اور اذان کے علاوہ کبڈی کے مقابلہ جات بھی کروائے گئے۔ فیلڈ کا انتظام ہونے پر انشاء اللہ دوسرے ورزشی مقابلہ جات بھی کروائے جائیں گے چندہ ممبری و سالانہ اجتماع کے علاوہ چندہ جات وقفِ جدید و تحریک جدید کی بھی وصولی کی کوشش کی گئی یہ تمام پروگرام مکرم مولوی حاتم خان صاحب کی راہنمائی میں منعقد ہوئے۔ مکرم مولوی سیف الدین صاحب آف سونگھڑہ کے علاوہ دیگر بزرگان نے بھی اطفال کو تربیتی امور سے آگاہ کیا۔ خدا کریم ہمیں زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق عطا کرے آمین

خاکسار: وسیم احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ [illegible]

مجلس خدام الاحمدیہ ناصر آباد

مورخہ ۲۴ رمئی ۱۹۸۰ء سے ہفتۂ اطفال دھوم دھام سے منایا گیا۔ پہلے روز کے اجلاس کی صدارت خاکسار نے کی مکرم گلزار احمد پڈر کی تلاوت کے بعد مکرم محمود احمد صاحب نے درثمین سے نظم پڑھ کر سنائی مکرم عاشق منصور صاحب نے آنحضرت صلعم کی چند پیشگوئیاں بیان کیں ازاں بعد خاکسار نے تمام اطفال و ناصرات کا شکریہ ادا کیا۔ مورخہ ۲۵ رمئی اور ۲۶ رمئی کو یوم خلافت منایا گیا ۲۵ رمئی کی کارروائی مکرم قائد صاحب مقامی کی زیرِ صدارت مکرم غلام رسول صاحب پڈر کی تلاوت اور مکرم عبدالمجید صاحب ... کی نظم خوانی سے شروع ہوئی۔ عزیزہ مبینہ اختر نے خلافت کی برکات بیان کیں۔ ۲۶ رمئی کو بھی قائد صاحب کی صدارت میں مکرم محمد اقبال صاحب پڈر کی تلاوت اور مکرم عاشق منصور صاحب کی نظم خوانی کے ساتھ اجلاس کا آغاز ہوا۔ مکرم غلام رسول صاحب پڈر نے "خلافت سے ہم نے کیا کچھ پایا" کے موضوع پر اور مکرم کشور حبیب صاحب نے برکاتِ خلافت کے موضوع پر تقاریر کیں۔ مورخہ ۲۷ رمئی کو خاکسار کی صدارت میں جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ مکرم آزاد احمد پڈر کی تلاوت اور مکرم محمد اقبال پڈر کی نظم کے بعد ایک غیر از جماعت بچی عزیزہ نوشاد پروین نے شانِ قرآن کے موضوع پر تقریر کی ۲۸ رمئی کو قائد صاحب کی صدارت میں جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی مکرم محمد امین پڈر کی تلاوت اور عزیزہ ذیابحہ اختر کی نظم کے بعد مکرم نثار احمد پڈر نے ختم نبوت کی حقیقت کے موضوع پر تقریر کی ۲۹ رمئی کو خاکسار کی زیرِ صدارت مکرم گل محمد پڈر کی تلاوت اور محمود احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد عزیزہ محفوظہ اختر نے "احمدیت کوئی نیا مذہب نہیں" کے عنوان پر اور مکرم آزاد احمد پڈر نے اطفال الاحمدیہ کی ذمہ داریاں کے عنوان پر تقاریر کیں۔ ۳۰ رمئی ۸۰ء

کو ناظم اطفال مکرم غلام احمد صاحب قوال کی صدارت میں مکرم شمیم احمد شمیم کی تلاوت اور مکرم عاشق منظور حسین کی نظم کے بعد مکرم نثار احمد پڈر نے "میرا دین میرا ایمان" کے موضوع پر مضمون پڑھا۔ موسم کی خرابی کے باعث ورزشی مقابلہ جات نہیں کرائے جاسکے۔ خاکسار: مبارک احمد معلم مدرسہ احمدیہ ناصر آباد [illegible]

قراردادہائے تعزیت بروفات محترمہ صاحبزادی سیدہ امۃ السلام صاحبہ

جماعت احمدیہ حیدرآباد

جماعت احمدیہ حیدرآباد کے ممبران نے اپنے ہنگامی اجلاس منعقدہ مورخہ ۲۹ جون ۱۹۸۰ء حسب ذیل قرارداد تعزیت بالاتفاق منظور کی۔

حضرت صاحبزادی امۃ السلام صاحبہ بنت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی اچانک وفات پر ہم افراد جماعت احمدیہ حیدرآباد انا للہ وانا الیہ راجعون کہتے ہیں مرحومہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی حین حیات میں پیدا ہوئیں اور حضور علیہ السلام کی سب سے بڑی پوتی تھیں اور حضرت مرزا رشید احمد صاحب رضی اللہ عنہ ابن حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کی بیگم تھیں آپ کی ناگہانی اور افسوسناک وفات خاندان مقدس اور تمام جماعت کے لئے ایک ناقابل تلافی نقصان کی حیثیت رکھتی ہے اللہ تعالیٰ اس عظیم خلا کو پر کرے ہم افراد جماعت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور تمام افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اظہار تعزیت اور ہمدردی کرتے ہوئے شریک غم ہوتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے انکی اولاد اور تمام عزیزوں نیز افراد جماعت کو اس سانحہ ارتحال پر صبر جمیل اور اجر جزیل عطا فرمائے آمین۔

جماعت احمدیہ سکندرآباد

ہم افراد جماعت احمدیہ سکندرآباد نے اپنے ہنگامی اجلاس میں حسب ذیل قرارداد تعزیت بالاتفاق پاس کی ہے۔

مکرمہ و محترمہ حضرت صاحبزادی امۃ السلام صاحبہ جو حضور اقدس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں پیدا ہوئیں اور جو حضور علیہ السلام کی سب سے بڑی پوتی تھیں ان کی ۲۶ جون کو اچانک وفات پر ہم افراد جماعت احمدیہ سکندرآباد انا للہ وانا الیہ راجعون کہتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں اور تمام خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کی اولاد اور تمام عزیزوں کو صبر جمیل کی توفیق دے آمین

درخواستہائے دعا

○ — ہمارے ایک احمدی دوست مکرم محمد معین الدین صاحب آف محبوب نگر عرصہ دو سال سے اپنی ملازمت میں بعض پیچیدگیوں کے باعث سخت پریشان ہیں احباب موصوف کی ملازمت کی بحالی کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مکرم محمد معین الدین صاحب کی مشکلات کا ازالہ فرمائے اور اپنے فضلوں کے دروازے ان پر وا کرے آمین۔ ناظر بیت المال آمد قادیان

○ — خاکسار کی خوشدامن صاحبہ اہلیہ مکرم خواجہ محمد صدیق صاحب فاقی بھدرواہ قریباً چھ ماہ سے بیمار چلی آرہی ہیں اور بہت زیادہ نحیف ہو چکی ہیں خاکسار کی حقیقی والدہ محترمہ بھی اکثر بیمار رہتی ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو کو کامل صحت و شفایابی عطا فرمائے اور تادیر ان کا سایہ ہمارے سروں پر قائم رکھے آمین

خاکسار: بشارت احمد بشیر مبلغ سلسلہ احمدیہ پونچھ

○ — ہماری جماعت کی ایک مخلص احمدی بہن محترمہ نجم النساء صاحبہ اہلیہ مکرم سیٹھ عبد الحمید صاحب نے اپنے ایک مقصد میں کامیابی کی خوشی میں بطور شکرانہ مختلف مدات میں مبلغ ۲۵/- روپے ادا کئے ہیں فجزاہ اللہ خیراً موصوفہ جملہ درویشان قادیان و احباب جماعت سے اپنے دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

خاکسار: سید انوار الدین احمد عفی عنہ قائد مجلس خدام الاحمدیہ مونگھیر

○ — خاکسار ایک نئے خرید کردہ مکان کے سلسلہ میں بعض شر پسندوں کی مخالفت اور شرارتوں کی وجہ سے پریشان ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں سمجھ دے اور ہمیں ہر شر سے محفوظ رکھے آمین

خاکسار: ڈاکٹر آفتاب احمد نیاپوری حال مقیم حیدرآباد

رمضان المبارک ۱۳۵۹ ہش / ۱۹۸۰ء

قادیان دارالامان میں درس القرآن والحدیث کا انتظام

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حسب سابق اس سال بھی رمضان المبارک میں قادیان کی مساجد میں درس قرآن مجید اور حدیث شریف کا انتظام مندرجہ ذیل تفصیل سے ہوگا۔

نمبر شمار	اسماء درس دہندگان	مقررہ سورتیں از ابتداء تا اختتام
۱	مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی	سورۃ فاتحہ تا النساء
۲	" مولوی بشیر احمد صاحب طاہر فاضل	" المائدہ تا الانفال
۳	" مولوی حکیم محمد دین صاحب فاضل	" توبہ تا النحل
۴	" مولوی ظہیر احمد صاحب خادم فاضل	" بنی اسرائیل تا الفرقان
۵	" مولوی عنایت اللہ صاحب منشی فاضل	" الشعراء تا العنکبوت
۶	" مولوی سید صلاح الدین صاحب فاضل	" الروم تا یٰسٓ
۷	" مولوی منیر احمد صاحب خادم فاضل	" الصّٰفّٰت تا الشوریٰ
۸	" مولوی بشیر احمد صاحب خادم	" الزخرف تا القمر
۹	" مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل	" الرحمٰن تا الناس

درس حدیث شریف:—

(۱) مسجد مبارک میں نماز ظہر کے بعد روزانہ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل حدیث شریف کا درس دیا کریں گے۔

(۲) مسجد اقصیٰ میں بعد نماز فجر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی حدیث شریف کا درس دیا کریں گے اور ان کی عدم موجودگی میں مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب فاضل درس دیں گے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS
PHONES :- 52325 / 52686 P.P.
چپل پروڈکٹس ۲۹/۲۴۲ مکھیا بازار کانپور۔یوپی
پائیدار بہترین ڈیزائن پرنیدر سول اور ربرشیٹ کے سینڈل زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
ویرائٹی
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹرکار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY
MADRAS - 600004
Phone no 76360
آٹو ونگس

رمضان المبارک میں
صدقہ وخیرات اور فدیۃ الصّیام کی ادائیگی!

جماعتِ مؤمنین کے لئے ایک بار پھر اُن کی زندگیوں میں رمضان المبارک آرہا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سب کو اس ماہ صیام کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے اُن کے روزے اور دیگر عبادات مقبول ہوں۔ قرآن کریم اور احادیثِ نبویہ کے مطابق رمضان المبارک میں کثرت سے صدقہ وخیرات کرنا چاہیئے اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے کہ آپؐ رمضان المبارک میں تیز رفتار آندھی سے بھی بڑھ کر صدقہ وخیرات فرمایا کرتے تھے۔

رمضان شریف کے مبارک مہینہ میں ہر عاقل بالغ اور صحت مند مسلمان مرد اور عورت کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے روزے کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکانِ اسلام کی البتہ جو مرد اور عورت بیمار ہو نیز ضعفِ پیری یا کسی دوسری حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو تو اس کو اسلامی شریعت نے فدیۃ الصّیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے ہر روزے کے عوض کھانا کھلا دیا جائے اور یہ صورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے تا وہ رمضان المبارک کی برکات سے محروم نہ رہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک فرمان کے مطابق روزہ داروں کو بھی جو استطاعت رکھتے ہوں فدیۃ الصیام دینا چاہیئے تا ان کے روزے قبول ہوں اور جو کمی کسی پہلو سے ان کے نیک عمل میں رہ گئی ہو وہ اس زائد نیکی کے صدقے پوری ہو جائے پس ایسے احبابِ جماعت جو جماعتی نظام کے تحت اپنے صدقات اور فدیۃ الصّیام کی رقوم مستحق غرباء اور مساکین میں تقسیم کرانے کے خواہشمند ہوں وہ ایسی جملہ رقوم "امیر جماعتِ احمدیہ قادیان" کے پتہ پر ارسال فرمائیں انشاء اللہ اُن کی طرف سے اس کی مناسب تقسیم کا انتظام کر دیا جائے گا اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان شریف کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی توفیق دے اور سب کے روزے اور دیگر عبادات قبول ہوں آمین:

امیر جماعتِ احمدیّہ قادیان

اعلیٰ کامیابی

ہماری جماعت کے ایک مخلص اور ہونہار احمدی نوجوان مکرم فاروق احمد صاحب نے شعبۂ ہیئت (ASTRONOMY AND ASTROPHYSICS) میں عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد سے پی۔ ایچ۔ ڈی کا اعزاز حاصل کیا ہے۔ موصوف اب حیدرآباد سے بنگلور منتقل ہو رہے ہیں۔ تمام بزرگان و احبابِ جماعت سے ان کی مزید علمی ترقیات، میدانِ تحقیق میں اعلیٰ کامیابیوں اور خادمِ دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: حافظ صالح محمد الٰہ دین سکندرآباد

ولادت

مکرم محمد عبد القیوم صاحب ساکن حیدرآباد کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی دعاؤں کے طفیل چھ بچیوں کے بعد مورخہ ۱۵/۶/۸۰ کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ واضح رہے کہ بچے کی ولادت سے تین ماہ قبل موصوف کی درخواست پر حضور پُرنور نے ازراہِ شفقت دعاؤں سے نوازنے کے علاوہ بچے کا نام "عبد الغنی" تجویز فرمایا تھا۔ اس جہت سے نومولود حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی قبولیتِ دعا کا ایک زندہ نشان ہے۔ موصوف نے نومولود کو خدمتِ دین کے لئے وقف کرنے کا ارادہ کیا ہے اور بطور شکرانہ مختلف مدّات میں مبلغ ۲۵/- روپے ادا کرتے ہوئے زچہ بچہ کی صحت و سلامتی اور نومولود کے نیک صالح اور خادمِ دین ہونے کے لئے احبابِ جماعت سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ خاکسار: حمید الدین شمس مبلغ سلسلہ حیدرآباد

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار بدر خود خرید کر پڑھے

امتحان دینی نصاب برائے جماعتہائے احمدیہ ہندوستان

۷ ستمبر بروز اتوار ۱۹۸۰ء

جملہ جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سال ۱۳۵۹ ہش (۱۹۸۰ء) کے امتحان دینی نصاب کے لئے کتاب "الفاظِ قدسیہ" (تقاریر سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام بر موقعہ جلسہ سالانہ جماعتِ احمدیہ ۱۸۹۷ء بمقام قادیان) بطور نصاب مقرر کی گئی ہے۔ یہ امتحان مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۸۰ء بروز اتوار ہوگا احباب اس دینی نصاب میں کثرت سے شمولیت اختیار کر کے علمی و روحانی فائدہ حاصل کریں تمام عہدیدارانِ جماعت اور مبلغین و معلمین احباب جماعت کو امتحان کی اہمیت بتائیں کہ یہ امتحان اس لئے رکھے جاتے ہیں تا کہ احباب جماعت کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کا موقعہ ملے اس کی برکت اور اس سلسلہ میں سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اقتباسات اور ارشادات وغیرہ سے سب کو روشناس کریں اللہ تعالیٰ آپ سب کی مساعی میں برکت دے اور جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔ امتحان دہندگان کے لئے کتب کی رعایتی قیمت ایک روپیہ فی نسخہ رکھی گئی ہے ڈاک خرچ اس کے علاوہ ہوگا کتب نظارت دعوۃ و تبلیغ سے مل سکتی ہیں عہدیدارانِ جماعت اس امتحان میں شامل ہونے والے احباب کے نام نظارت ہذا میں جلد بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

اعلان برائے مبلغین کرام

۱۔ مبلغین کرام کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ انشاء اللہ ۱۵ر جولائی ۱۹۸۰ء سے شروع ہونے والا ہے اس لئے مبلغین کرام اس مہینہ میں دورہ نہ کریں اور اپنی اپنی جماعتوں میں قیام رکھیں۔ جماعتوں میں درس و تدریس۔ تراویح۔ تہجد اور تربیتی پروگرام جاری رکھیں تا کہ جماعتیں رمضان المبارک کے بابرکت مہینہ سے پوری طرح فائدہ اُٹھائیں اللہ تعالیٰ آپ کو اچھے رنگ میں رمضان المبارک میں جماعتوں کی تربیت کی توفیق بخشے آمین

۲۔ عہدیدارانِ جماعت سے بھی درخواست ہے کہ وہ مبلغین کرام کے ساتھ تعاون فرمائیں اور اس نادر موقع سے فائدہ اُٹھائیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ماہ مئی میں رپورٹیں بھجوانے والی مجالس خدام الاحمدیہ

خدام الاحمدیّہ:۔

قادیان۔ ناصر آباد۔ یاری پورہ
بھوبنیشور۔ موسیٰ بنی مائنز۔ کٹک
چنتہ کنٹہ۔ بنگلور۔ کیرنگ

اطفال الاحمدیّہ:۔

قادیان۔ چنتہ کنٹہ۔ ناصر آباد
یاری پورہ۔ کھدرک۔ بنگلور

نوٹ:۔

مجالس ہر ماہ رپورٹ کارگزاری خدام و اطفال مطبوعہ فارموں پر ارسال کیا کریں اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے آمین

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ